باب 2: اقتصادی نمو

کووڈ وبائی مرض کے ابتدائی دھچکے کے بعد پاکستانی معیشت میں متاثر کن بحالی دکھائی دی۔ مالی سال 20ء میں خام ملکی پیداوار (جی ڈی پی) کی حقیقی نمو میں 0.5 فیصد تخفیف کے بعد، مالی سال 21ء کے دوران معیشت میں 3.9 فیصد نمو ہوئی۔ یہ کارکردگی اس لیے بھی اہم تھی کہ یہ وائرس کی لہروں کے باوجود حاصل کی گئی تھی۔ دورانِ سال پالیسی سازوں نے ابھرتے ہوئے چیلنجوں کے لیے موزوں ردعمل پیش کیا۔ اس ردعمل میں وائرس پر قابو پانا اور ویکسین کا اجرا؛ اسمارٹ لاک ڈاؤن؛ اسٹیٹ بینک کی متعدد ری فنانس اسکیموں کے ذریعے زری پالیسی کا گنجائشی ماحول اور سیالیت کی اعانت؛ اور کوئی نیا ٹیکس عائد نہ کرنے، توانائی اور تعمیراتی پیکیج، برآمد کنندگان کے لیے رقوم کی تیزی سے واپسی اور احساس ایمرجنسی کیش پروگرام کے ذریعے سماجی تحفظ کے اخراجات کی شکل میں حکومت کی طرف سے ہدفی مالیاتی معاونت شامل ہیں۔ مجموعی طور پر، یہ اقدامات مالی سال 21ء کی معاشی بحالی میں اہم کردار ادا کر رہے تھے، جس کے نتیجے میں صنعتی اور خدمات کے شعبوں میں تبدیلی آئی۔ بالخصوص، صنعت میں، خوراک، گاڑیاں، ٹیکسٹائل، اور بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے تعمیرات اور اس سے منسلک شعبوں نے نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ زراعت کے شعبے میں، گندم کی کم از کم امدادی قیمت میں اضافہ، اور ربیع اور خریف کے پیکیجوں کے ذریعے دی جانے والی سبسڈیوں نے گندم، چاول اور مکئی کی پیداوار کو بلند سطح تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کیا۔ شعبۂ خدمات کو اجناس پیدا کرنے والے ذیلی شعبے کی کارکردگی، بالخصوص تھوک اور خوردہ تجارت میں نمایاں بحالی سے تقویت ملی۔ آخراً، صنعتی روزگار کے دستیاب اعداد و شمار اور اسٹیٹ بینک کے اعتمادِ کاروبار اور اعتمادِ صارف کے سروے کے رجحانات کی بنیاد پر لیبر مارکیٹ میں مسلسل بحالی دکھائی دے رہی ہے۔

2 اقتصادی نمو

2.1 خام ملکی پیداوار (جی ڈی پی) کی نمو

مالی سال 21ء کے دوران جاری وبائی مرض کی وجہ سے درپیش غیر یقینی صورتِ حال اور دشواریوں کے باوجود پاکستان کی معیشت مضبوطی سے بحال ہوئی۔ گذشتہ برس، مختصر عرصے کے لیے دنیا بھر کی طرح حکومت نے سخت لاک ڈاؤن کا انتخاب کیا تھا، جس کے نتیجے میں مالی سال 20ء کے لیے حقیقی جی ڈی پی میں 0.5 فیصد کی واقع ہوئی۔ اس کے بعد آنے والی کووڈ لہروں میں اسمارٹ لاک ڈاؤن لگائے گئے جن کی وجہ سے مالی سال 21ء میں معاشی سرگرمیاں تیزی سے بحال ہو سکیں (**جدول 2.1**)۔ مزید برآں، انتہائی گنجائشی زری پالیسی، کووڈ سے نمٹنے کے لیے وسیع پیمانے پر کیے گئے اسٹیٹ بینک کے اقدامات کے ذریعے بہم پہنچائی گئی سیالیت کی معاونت، اور بدفی مالیاتی امداد (کوئی نئے ٹیکس عائد نہ کرنے اور تعمیراتی پیکیجوں، برآمد کنندگان کو فوری ری فنڈز اور احساس ایمرجنسی کیش پروگرام کے ذریعے تحفظ کی شکل میں) سے وبا کے معاشی زوال کو کم کرنے میں مدد ملی۔ زرعی شعبے کے پیکیجوں اور ویکسی نیشن مہم کے ساتھ ان اقدامات سے معاشی بحالی میں مدد ملی۔

ان اقدامات کے نتیجے میں مالی سال 21ء کے لیے حکومت کا طے کردہ حقیقی جی ڈی پی نمو کا 2.1 فیصد کا ہدف عبور کر لیا گیا۔ مزید برآں، **شکل 2.1** سے واضح ہوتا ہے کہ وبائی مرض کے دوران پاکستان کی معیشت دوسرے ممالک کے مقابلے میں کافی بہتر رہی ہے۔ اگرچہ 2020ء کے دوران بیشتر ممالک کی پیداوار میں تیزی سے تخفیف دیکھی گئی، تاہم ملکی معیشت میں آنے والی سست روی (0.5- فیصد) نسبتاً متعدل تھی۔ مالی سال 21ء کے دوران پاکستان کی حقیقی جی ڈی پی شرح نمو 3.9 فیصد تک پہنچ گئی۔ معیشتوں میں مختلف اساسی اثرات نے مالی سال 21ء کے دوران بحالی کی حد کا جزوی طور پر تعین کیا۔ متعدد ممالک، جیسے برطانیہ، کینیڈا، میکسیکو اور جنوبی افریقہ، جہاں

شکل 2.1: منتخب معیشتوں کی معاشی نمو

معیشتوں کا 2020ء اور 2021ء کا موازنہ*

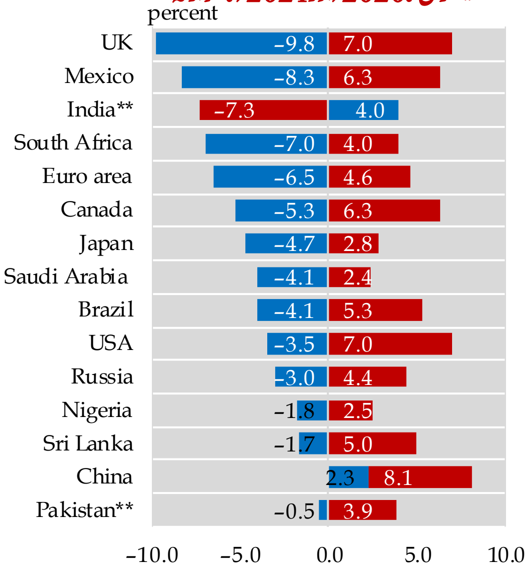

*Projections for 2021

**Fiscal Year Basis

■ FY20 ■ FY21

Source: International Monetary Fund

جدول 2.1: حقیقی جی ڈی پی نمو کی شرحیں، 2005-06ء کی مستقل بنیادی قیمتیں

نمو اور شعبہ جاتی حصص فیصد میں، جی ڈی پی نمو کا حصہ فیصدی پوائنٹس میں

	نمو		جی ڈی پی نمو میں حصہ		شعبہ جاتی حصہ	
	م س20ءن	م س21ءع	م س20ءن	م س21ءع	م س20ءن	م س21ءع
زراعت	3.3	2.8	0.6	0.5	19.4	19.2
صنعت	-3.8	3.6	-0.7	0.7	19.2	19.1
خدمات	-0.6	4.4	-0.4	2.7	61.4	61.7
جی ڈی پی نمو کی شرح	**-0.5**	**3.9**				

ع: عبوری، ن: نظرثانی شدہ

ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 21-2020ء

2021ء کے دوران نسبتاً زیادہ اقتصادی ترقی کی توقع کی جارہی تھی، میں 2020ء میں تیزی سے تخفیف دیکھی گئی۔ دو سالہ بنیاد پر، کووڈ کے دھچکے کے ساتھ پاکستان کی 3.9 فیصد نمو دیگر ابھرتی ہوئی منڈیوں کے مقابلے میں کہیں زیادہ ہے۔

طلب کے لحاظ سے، مالی سال 21ء کے دوران جی ڈی پی کی نمو کا انحصار بنیادی طور پر صَرف اور سرکاری شعبے کی سرمایہ کاری پر تھا۔ کئی دہائیوں کے تجزیے سے پتا چلتا ہے کہ زیادہ پائیدار نمو حاصل کرنے کے لیے پاکستان کو اپنے سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کے تناسب کو علاقائی معیشتوں کے برابر لانے کی ضرورت ہے (**باکس 2.1**)۔

رسد کے لحاظ سے، مالی سال 21ء کے دوران تمام شعبوں میں وسیع البنیاد نمو دیکھی گئی۔ صنعتی شعبہ، جس کا بنیادی انحصار بڑے پیمانے کی اشیا سازی (ایل ایس ایم) پر ہے، اس میں کاروباری سرگرمیوں کے دوبارہ شروع ہونے کے باعث قابلِ ذکر بحالی آئی، جو کووڈ کی بعد کی لہروں کے باوجود کسی بڑی رکاوٹوں کے بغیر جاری رہی۔ دورانِ سال ٹیکسٹائل مصنوعات کی غیر ملکی طلب اور تعمیراتی سامان، گاڑیوں اور پٹرولیم مصنوعات کی ملکی طلب، ایل ایس ایم میں نمو کے اہم محرک تھے۔ صارفین کی طلب کو پورا کرنے کے لیے ان صنعتوں کی استعداد کو عارضی مالیاتی اور زری امداد کے اقدامات، جیسے تعمیراتی اور توانائی کے پیکیجوں، پست شرح سود، اور اسٹیٹ بینک کی عارضی اقتصادی نوما کاری سہولت (ٹی ای آر ایف) نے سہولت فراہم کی۔

گذشتہ برس کے مقابلے میں کچھ سست روی کے باوجود، مالی سال 21ء کے دوران زرعی شعبے نے 2.8 فیصد نمو کا سالانہ ہدف حاصل کر لیا۔ حکومت نے پیداوار پر زرِاعانت اور گندم اور گنے کی فصلوں کی کم از کم امدادی قیمت میں اضافے کے ذریعے اس شعبے کو مدد فراہم کی۔ نتیجتاً، تقریباً تمام اہم فصلوں میں ہدف سے زائد پیداوار ہوئی: گندم، چاول اور مکئی نے ریکارڈ بلند پیداوار دی، جبکہ گنے کی پیداوار دوسرے نمبر پر رہی۔ تاہم، کپاس کی فصل پست رہی، کیونکہ اس کے زیرِ کاشت علاقے میں کمی کی وجہ سے پیداوار میں کمی آئی۔ دریں اثنا، مالی سال 21ء کے دوران گلہ بانی کے شعبے میں 3.1 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس 2.1 فیصد نمو ہوئی تھی۔ گلہ بانی میں، پولٹری کے ذیلی شعبے کی کارکردگی، جو مالی سال 20ء کے دوران سخت کووڈ لاک ڈاؤن اور بڑے اجتماعات پر پابندیوں کی وجہ سے شدید متاثر ہوئی تھی، مالی سال 21ء کے دوران اجتماعات پر پابندیوں میں نرمی اور اسمارٹ لاک ڈاؤن کی وجہ سے نمایاں طور پر بہتر ہوئی۔

مالی سال 21ء کے دوران اجناس پیدا کرنے والے شعبوں کی مثبت کارکردگی کی طرح شعبہ خدمات میں بھی 4.4 فیصد نمو کے ساتھ بحالی آئی، جبکہ ایک سال قبل 0.6 فیصد کا سکڑاؤ آیا تھا۔ مالی سال 21ء کے دوران تھوک اور خردہ تجارت کے ذیلی شعبے میں پلٹاؤ اہم محرک تھا، جس کا حصہ حقیقی جی ڈی پی نمو میں 1.5 فیصدی درجے تھا (**جدول 2.1**)۔ بنیادی طور پر ملکی معاشی سرگرمیوں نیز درآمدات میں اضافے کی وجہ سے تھوک اور خردہ تجارت بڑھی۔ مالیات اور بیمہ کے زمروں نے بینکاری شعبے کی جانب سے ڈپازٹس میں نمو اور قرضوں میں اضافے سے فائدہ اٹھایا۔ اس کے برعکس، مالی سال 21ء کے دوران ابلاغ، فضائی نقل و حمل اور ریلوے کے ذیلی زمروں کی کمزور کارکردگی کی وجہ سے نقل و حمل، ذخیرہ کاری، ابلاغ کے زمروں کے اضافۂ قدر میں تخفیف جاری رہی۔ تاہم، بذریعہ سڑک نقل و حمل، جس کا اس زمرے میں سب سے زیادہ حصہ ہے، کے اضافۂ قدر کے بڑھنے سے نقل و حمل، ذخیرہ کاری اور ابلاغ کے زمروں میں تخفیف کی شدت پر قابو پانے میں مدد ملی۔

پنجاب اور سندھ کے اشیا سازی کے شعبوں کے روزگار کے اعداد و شمار سے پتا چلتا ہے کہ مالی سال 21ء کے دوران لیبر مارکیٹ میں بحالی آئی۔ مالی سال 21ء کے دوران دونوں صوبوں میں مجموعی روزگار میں 2.4 فیصد اضافہ ہوا۔ اس بہتری کی بنیادی وجہ معاشی سرگرمیوں کی بحالی تھی، اور ہدفی مالی معاونت اور گنجائشی زری پالیسی سے اسے مزید مدد ملی۔ اسٹیٹ بینک کے اعتمادِ کاروبار سروے (بی سی ایس) اور اعتمادِ صارف سروے (سی سی ایس) سے مستقبل کا بے روزگاری کا اشاریہ بھی اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مالی سال 21ء میں لیبر مارکیٹ میں بہتری جاری رہی۔ اسی طرح، صنعتی پیداوار اور اجرتوں کے ماہانہ سروے سے ملنے والے بلحاظِ شعبہ اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ درج کردہ شعبوں میں پنجاب میں وسیع البنیاد نمو دیکھی گئی۔

باکس 2.1: معاشی نمو اور پیداواری صلاحیت پر سرمایہ کاری میں کمی کے رجحان کے مضمرات

پاکستان میں جی ڈی پی کے فیصد کے طور پر سرمایہ کاری نہ صرف پست ہے بلکہ طویل مدتی تنزلی کی حالت میں بھی ہے؛ یہ صورتِ حال طویل مدتی پائیدار نمو کے لیے مضمرات کی حامل ہے۔[1] پاکستان طویل عرصے سے اقتصادی نمو کو برقرار نہیں رکھ سکا ہے اور اسے مسلسل اتار چڑھاؤ کا سامنا رہا ہے۔[2] طویل مدتی اقتصادی نمو میں تنزلی نے ملک کی اپنی بڑھتی ہوئی افرادی قوت کو جذب کرنے کی صلاحیت کو بری طرح متاثر کیا ہے۔[3] مسلسل تنزلی کے اس انداز کی وجہ ٹیکنالوجی، اور انسانی اور مادی سرمائے میں سرمایہ کاری کی کمی کو قرار دیا جاسکتا ہے جس نے نہ صرف پیداواری صلاحیت کو کم کر دیا ہے بلکہ اس کی معیشت کو بھی دھچکوں کے لیے زد پذیر بنا دیا ہے۔

شکل 2.1.1 وضاحت کرتی ہے کہ سرمایہ کاری تا جی ڈی پی میں کمی کا رجحان طویل مدتی اقتصادی نمو میں کمی سے وابستہ ہے۔ دیگر علاقائی ممالک، جیسے چین، بھارت اور بنگلہ دیش کے ساتھ موازنے سے پتا چلتا ہے کہ بلند سرمایہ کاری اقتصادی نمو سے منسلک ہے (**جدول 2.1.1**)۔ ایک اور مشاہدہ یہ ہے کہ سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کے تناسب میں اضافہ جی ڈی پی کی نمو کی رفتار کو بڑھا دیتا ہے۔ اس ضمن میں بنگلہ دیش ایک دلچسپ حوالہ ہے۔ اس کی سرمایہ کاری اور جی ڈی پی کا تناسب اور اقتصادی نمو دونوں 1980ء کے عشرے میں پاکستان کے مقابلے میں کم تھے۔ تاہم، کچھ برسوں کے دوران اس کی سرمایہ کاری میں تیزی سے اضافہ ہوا، اس کے جی ڈی پی کی شرح نمو پاکستان کے مقابلے میں تقریباً دگنی ہو گئی۔

پاکستان میں اقتصادی ترقی کی سست رفتار تشویش کا باعث ہے۔ فرض کریں کہ چینی معیشت اسی شرح (7.7 فیصد) سے ترقی کرتی چلی جائے تو اگلے 10 برسوں میں اس کی پیداوار دوگنی ہو جائے گی۔ دوسری طرف، پاکستان کو یہ کامیابی (4.0 فیصد شرح نمو پر) حاصل کرنے میں 17 سال لگیں گے۔ ترقی کی یہ سست رفتار ہمسر ممالک کے ساتھ پاکستان کی آمدنی کے فرق کو مزید بڑھا دے گی۔

طویل مدتی نمو کا ایک اور اظہاریہ مزدوروں کی پیداواری صلاحیت ہے، جو ملک میں انسانی سرمائے اور سرمایہ کاری کی سطح سے متاثر ہے۔ عالمی بینک کی جانب سے مزدور کی پیداواری صلاحیت کا تخمینہ فی کارکن پیداوار سے لگایا جاتا ہے۔ جائزہ لیے گئے ممالک کے مجموعے کے ساتھ موازنہ پاکستان کی پست کارکردگی ظاہر کرتا ہے (**شکل 2.1.2**)۔ 2000ء کی دہائی کے وسط تک مزدوروں کی پیداواری صلاحیت میں دیگر ممالک سے آگے ہونے کے باوجود، اگلے پورے عشرے کے دوران پاکستان میں مزدور کی پیداوری صلاحیت میں تقریباً جمود دکھائی دیا۔ اس کے برخلاف، چین اور بھارت دونوں نے اس محاذ پر نمایاں بہتری درج کی، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کے مقابلے میں وہ اپنے وسائل کو زیادہ مؤثر طریقے سے استعمال کر رہے

جدول 2.1.1: نمو اور سرمایہ کاری

	بنگلہ دیش	چین	بھارت	پاکستان
معاشی نمو (فیصد سال بسال)				
1980 کا عشرہ	3.5	9.7	5.7	6.9
1990 کا عشرہ	4.7	10	5.8	4
2000 کا عشرہ	5.6	10.4	6.3	4.5
2010 کا عشرہ	6.8	7.7	6.7	4
سرمایہ کاری تا جی ڈی پی تناسب				
1980 کا عشرہ	16.1	35.6	22.4	18.6
1990 کا عشرہ	19.4	37.3	26.7	18.7
2000 کا عشرہ	25.3	39.5	34.3	17.7
2010 کا عشرہ	29.1	44.8	34.2	15.5

ماخذ: عالمی ترقیاتی اظہاریے، عالمی بینک

شکل 2.1.1: سرمایہ کاری اور حقیقی جی ڈی پی نمو

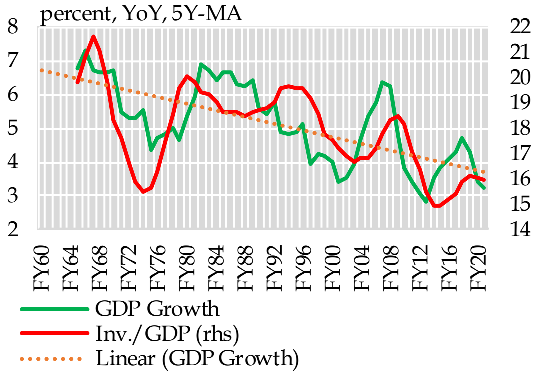

Source: World Bank

---

[1] پاکستان میں سرمایہ کاری میں رکاوٹ ڈالنے والے عوامل پر تفصیلی بحث کے لیے، دیکھیے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے مالی سال 19ء، باب 7، پاکستان میں سرمایہ کاری کو محدود کرنے والے عوامل: کلی معاشیات سے آگے۔

[2] جے آر کیلکس، ٹی جی سری نواسن اور ایم وحید (2012ء)۔ پاکستان میں ترقی کے نمونے کے بارے میں ہم کیا جانتے ہیں؟ ورلڈ بینک پالیسی پیپر سیریز برائے پاکستان 05/12۔ واشنگٹن ڈی سی: عالمی بینک۔

[3] پلاننگ کمیشن (2011ء) کے مطابق، افرادی قوت میں داخل ہونے والے نوجوانوں کو جذب کرنے کے لیے معیشت کو 7 فیصد نمو کی ضرورت ہے۔ اسی طرح عالمی بینک (2018ء) نے تخمینہ لگایا کہ پاکستان کو روزگار کی شرح کو مستحکم رکھنے کے لیے ہر سال 1.4 ملین ملازمتیں تخلیق کرنے کی ضرورت ہوگی۔ ملازمتوں کی تخلیق کی یہ رفتار اس وقت ممکن ہوگی جب حقیقی جی ڈی پی نمو 6 فیصد سالانہ سے بڑھ جائے۔ ماخذ: منصوبہ بندی کمیشن (2011ء)۔ پاکستان: اقتصادی ترقی کے لیے فریم ورک۔ اسلام آباد: منصوبہ بندی کمیشن؛ عالمی بینک (2018ء)۔ جنوبی ایشیائی اقتصادی توجہ، بہار 2018ء: بے روزگار ترقی؟ واشنگٹن ڈی سی: ورلڈ بینک

ہیں۔[4] دریں اثنا، بنگلہ دیش بھی رفتار پکڑ رہا ہے۔ طویل عرصے تک کم پیداواریت معیاراتِ زندگی میں بہتری کے حصول، سرکاری اور نجی قرضوں، سماجی تحفظ کے نظام، اور مستقبل کے دھچکوں سے نمٹنے کے لیے کلی معاشی پالیسیوں کی استعداد پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔[5]

پاکستان نے حال ہی میں اپنے سرمایہ کاری کے ماحول کو بہتر بنانے کے لیے کچھ پیش رفت کی ہے۔ گذشتہ ایک دہائی کے دوران بجلی کی تنصیب تقریباً دگنی ہوگئی ہے۔[6] لہٰذا، ملک میں مزدوروں کی پیداواریت بڑھانے کے لیے مزید کوششیں کی جانی چاہئیں۔ پیداواری صلاحیت میں سرمایہ کاری معاشی چکر کی روانی اور طویل مدتی اقتصادی نمو کو فعال بنانے میں مددگار ہوگی۔

2.2 زراعت

گندم اور گنے جیسی اہم فصلوں کے لیے سازگار موسمی حالات کے ساتھ ساتھ بہتر پالیسیوں کی مدد سے شعبہ زراعت نے مالی سال 21ء کے لیے اپنا 2.8 فیصد ترقی کا ہدف پورا کیا(**جدول 2.2**)۔ ربیع اور خریف کے اعانتی پیکیجوں نے مختلف خام اشیا مثلاً کھادوں اور کیڑے مار ادویات پر سبسڈی دی جبکہ دورانِ سال گندم اور گنے کی کم از کم امدادی قیمت (ایم ایس پی) میں بھی اضافہ کیا گیا۔ ان اقدامات سے گندم، چاول اور مکئی کی پیداوار کو ریکارڈ سطح تک پہنچانے میں مدد ملی، جبکہ گنے کی پیداوار دوسری بلند ترین سطح پر رہی۔ کپاس کی پیداوار پست رہی، جس کا مجموعی زیرِ کاشت رقبہ 2.1 ملین ہیکٹر رہ گیا، جو مالی سال 80ء کے بعد سے کم ترین سطح ہے۔ مزید برآں، دورانِ سال مون سون کی شدید بارشوں کی وجہ سے کپاس کی پیداوار بری طرح متاثر ہوئی۔ دیگر فصلوں کے زمرے کو بھی مجموعی سست روی کا سامنا کرنا پڑا، اور یہ گذشتہ برس کی طرح، جی ڈی پی نمو میں مثبت حصہ ڈالنے سے قاصر رہا(**جدول 2.3**)۔ دیگر فصلوں میں، چنے کی پیداوار، جو ملک میں اگائی جانے والی دالوں کی سب سے بڑی قسم ہے، مالی سال 20ء کی نسبت تقریباً آدھی رہ گئی، جس کی بڑی وجہ تھل کے علاقے میں ناکافی بارش ہے۔

دریں اثنا، مالی سال 21ء کے دوران گلہ بانی کے شعبے میں 3.1 فیصد نمو ہوئی، اور گذشتہ برس کے مقابلے میں جی ڈی پی کی نمو میں اس کا حصہ بھی دوگنا ہو

شکل 2.1.2: فی کارکن پیداوار

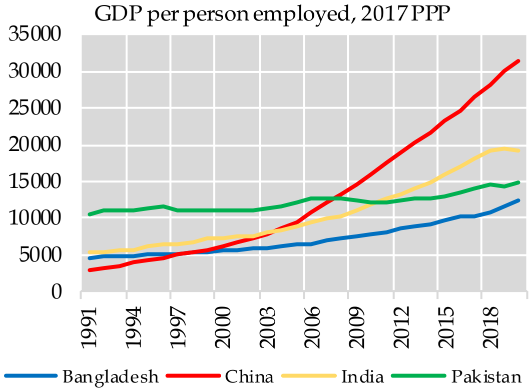

Source: World Bank

گیا۔ لاک ڈاؤن کی صورتِ حال میں نرمی کے باعث مرغبانی کے ذیلی شعبے کی بہتر کارکردگی کو اس بحالی کی جزوی وجہ قرار دیا گیا۔

خام مال

مالی سال 21ء کے دوران حکومت نے دو بڑے پیکیجوں کے ذریعے شعبہ زراعت کی مالی مدد کی۔ پہلا زرعی پیکیج مئی 2020ء میں خریف کی فصلوں کی مدد کے لیے منظور کیا گیا تھا، جبکہ دوسرا زرعی پیکیج اکتوبر 2020ء میں منظور

جدول 2.2: زراعت: شعبہ جاتی نمو

فیصد

	م س19ء	م س20ء ن	م س21ء ہ	م س21ء ع
زراعت	0.6	3.3	2.8	2.8
فصلیں	-5.0	5.5	-	2.5
اہم فصلیں	-7.7	5.2	1.9	4.7
دیگر فصلیں	2.6	8.1	1.5	1.4
کپاس کی جِننگ	-12.7	-4.8	0.9	-15.6
گلہ بانی	3.8	2.1	3.5	3.1
جنگل بانی	7.3	3.6	2.1	1.4
ماہی گیری	0.8	0.6	1.5	0.7

ن: نظرثانی شدہ، ہدف: ہ، ع: عبوری

ماخذ: پی بی ایس؛ منصوبہ بندی کمیشن

[4] ماخذ: یو ایس بیورو آف لیبر اسٹے ٹسٹکس (www.bls.gov/k12/productivity-101/content/why-is-productivity-important/)

[5] جی ایڈلر، آر ڈوال، ڈی فرشوری، ایس کے سلیک، کے کو لوسکو وا اور ایم پی ریبیرو (2017ء)۔ بادِ مخالف کے ساتھ جانے والی: عالمی پیداواری صلاحیت۔ آئی ایم ایف اسٹاف ڈسکشن نوٹ SDN/17/04 ۔ واشنگٹن، ڈی سی: آئی ایم ایف

[6] وزارت خزانہ (2021ء)۔ پاکستان اقتصادی سروے 2020-21ء۔ اسلام آباد: وزارت خزانہ

ہوا، جس نے ربیع کی فصلوں بالخصوص گندم کے امکانات کو بہتر بنانے میں مدد کی۔ گندم کی فصل کو اس کی کم از کم امدادی قیمت میں اضافے سے بھی فائدہ ہوا، جو گزشتہ موسم کی قیمت 1400 روپے فی 40 کلو بوری سے بڑھ کر نومبر 2020ء میں 1650 روپے اور پھر اپریل 2021ء میں مزید بڑھ کر 1800 روپے ہو گئی۔

کھاد

دونوں زرعی پیکیجوں کا ایک مشترکہ عنصر یہ تھا کہ ان میں کھاد کے لیے زرِ اعانت پر زور دیا گیا۔ بالخصوص، خریف پیکیج میں ڈی اے پی پر فی بوری 925 روپے اور یوریا پر 243 روپے فی بوری زرِ اعانت شامل تھا۔[7] اسی طرح ربیع پیکیج میں ڈی اے پی پر ایک ہزار روپے فی بوری زرِ اعانت شامل تھا۔[8] خریف کے دوران ڈی اے پی کے استعمال میں 19.4 فیصد اضافے کے بعد ربیع کے موسم کے دوران ڈی اے پی کا استعمال صرف 2.3 فیصد ہی بڑھ سکا۔(**شکل 2.2 الف**)۔ اجناس کی عالمی قیمتوں میں تیزی سے اضافے کی وجہ سے ربیع کی قیمت میں کمی آئی۔ خاص طور پر، اکتوبر تا مارچ مالی سال 21ء کے دوران، ڈی اے پی کی عالمی قیمتوں میں 49 فیصد اضافہ ہوا، جس کے نتیجے میں ملکی ڈی اے پی کی قیمت میں 21 فیصد کا سال بسال اضافہ ہو گیا۔ جس کے باعث رعایتی قیمتوں کے باوجود کاشت کاروں کی خام مال خریدنے اور استعمال کرنے کی استعداد محدود ہو گئی۔

اسی دوران، خریف کے دوران یوریا کا استعمال 5.5 فیصد زائد اور ربیع کے دوران بالترتیب 12.4 فیصد زائد رہا(**شکل 2.2 ب**) یوریا کی قیمتیں، جن میں اقتصادی رابطہ کمیٹی (ای سی سی) کے جنوری 2020ء کے گیس انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ سیس (جی آئی ڈی سی) کو کم کرنے کے فیصلے کے بعد فروری 2020ء کے بعد سے کمی آئی ہے، مالی سال 21ء کے دوران سال بسال بنیاد پر کم رہیں، جس کی وجہ سے زیر جائزہ مدت کے دوران یوریا کا استعمال زیادہ رہا۔

جدول 2.3: حقیقی جی ڈی پی نمو میں حصہ اور جی ڈی پی میں زراعت کا حصہ

فیصدی پوائنٹس میں حصہ؛ فیصد میں حصہ

	حصہ		حصہ	
	م س 20ء ن	م س 21ء ع	م س 20ء ن	م س 21ء ع
زراعت	0.6	0.5	19.4	19.2
فصلیں	0.4	0.2	7.0	6.9
اہم فصلیں	0.2	0.2	4.3	4.3
دیگر فصلیں	0.2	0.0	2.3	2.2
کپاس کی جننگ	0.0	-0.1	0.4	0.3
گلہ بانی	0.2	0.4	11.6	11.5
جنگل بانی	0.0	0.0	0.4	0.4
ماہی گیری	0.0	0.0	0.4	0.4

ن: نظر ثانی شدہ، ہدف: ہ، ع: عبوری

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

زرعی قرضہ

مالی سال 21ء کے دوران زرعی قرضوں کی فراہمی بڑھ کر 1365.9 ارب روپے ہو گئی جبکہ گزشتہ برس 1214.7 ارب روپے تھی (**جدول 2.4**)۔ فارم شعبے کے قرضوں میں نمایاں تیزی آئی، جس سے بالخصوص فصلوں کے لیے پیداوار سے متعلق قرضوں میں اضافے کو خاصی تحریک ملی۔ تین اہم فصلوں کی ریکارڈ پیداوار اور گنے کی دوسری سب سے زیادہ پیداوار سے اس کی جزوی وضاحت کی جا سکتی ہے؛ سازگار پیداواری حرکیات نے کاشت کاروں کی جاری سرمائے کی ضروریات میں اضافہ کیا۔

اسی مدت میں، گزشتہ برس دیکھی گئی کمی کے بعد غیر فارم شعبے کو قرضوں کی فراہمی میں بحالی آئی۔ گلہ بانی/ڈیری کے ذیلی شعبے کو جاری سرمائے کی فراہمی میں اضافہ ہوا۔ مالی سال 21ء کے دوران مرغبانی کے شعبے کے لیے جاری سرمائے کے قرضوں کی فراہمی 8.1 فیصد کمی کے ساتھ 192.8 ارب روپے رہ گئی، جو گزشتہ برس 209.9 ارب روپے تھی۔ اس کی وجہ قرضوں کی پست طلب کو قرار دیا جا سکتا ہے، جب سال کے مختلف حصوں میں کووڈ کی لہریں اپنے عروج پر تھیں۔ تاہم، مرغبانی کے شعبے میں معین سرمایہ کاری مسلسل دوسرے سال بھی حوصلہ افزا رہی، جس سے پتہ چلتا ہے کہ مرغبانی سے

[7] ماخذ: وزارت خزانہ پریس ریلیز نمبر 308، بتاریخ 13 مئی 2020ء۔

[8] ماخذ: وزارت خزانہ پریس ریلیز نمبر 391، بتاریخ 29 اکتوبر 2021ء۔

شکل 2.2الف: ڈی اے پی موسمی استعمال اور نرخ

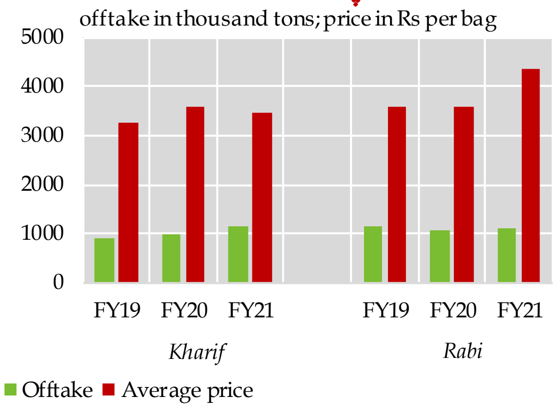

شکل 2.2ب: یوریا کا موسمی استعمال اور نرخ

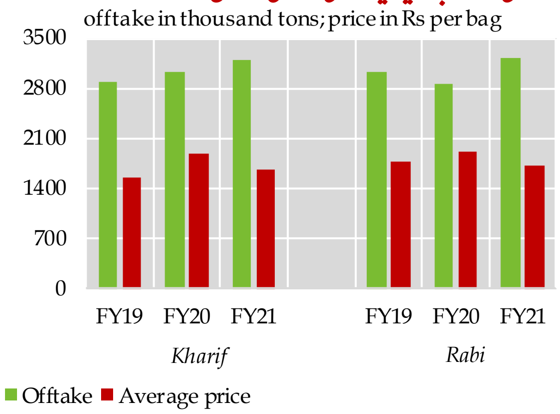

Source: National Fertilizer Development Center

متعلق افراد کو اوسط تا طویل مدت کے دوران طلب میں لمبے عرصے تک مندی کی توقع نہیں تھی۔

کووڈ کی وجہ سے درپیش چیلنجوں کے باوجود، مالی اداروں نے مجموعی طور پر مالی سال 21ء کے لیے اپنے مقرر کردہ زرعی قرضوں کی فراہمی کے 1500 ارب روپے کے ہدف کا 91 فیصد حاصل کر لیا۔ خاص طور پر، کمرشل بینکوں، اسلامی بینکاری اداروں (آئی بی آئیز)، زرعی ترقیاتی بینک لمیٹڈ (زیڈ ٹی بی ایل)، اور پنجاب پراونشل کوآپریٹو بینک لمیٹڈ (پی پی سی بی ایل) نے 1277.0 ارب روپے کے اپنے مقرر کردہ ہدف کے مقابلے میں مجموعی طور پر 1210.6 ارب روپے یا 94.8 فیصد کے قرضے فراہم کیے۔

تاہم، خرد مالکاری قرضے دینے والے ادارے مسلسل دوسرے سال قرضوں کی فراہمی کے اپنے ہدف کو نمایاں فرق کے ساتھ پورا نہ کر سکے۔ مالی سال 20ء اور مالی سال 21ء میں انھوں نے اپنے اہداف کا بالترتیب 76 فیصد اور 73 فیصد حاصل کیا جبکہ مالی سال 19ء میں اپنے ہدف کا 99 فیصد حاصل کیا تھا۔ اسی طرح خرد مالکاری اداروں اور دیہی امدادی پروگراموں نے ایک ساتھ مل کر مالی سال 20ء اور مالی سال 21ء میں اپنے ہدف کا بالترتیب 73 فیصد اور 57 فیصد حاصل کیا، جبکہ مالی سال 19ء میں یہ 97 فیصد تھا۔ خرد مالکاری شعبے پر کووڈ کے اثرات، بالخصوص لاک ڈاؤنز اس پست کارکردگی کی بنیادی وجہ ہیں۔ [10,9]

گذشتہ برس کے دوران زرعی قرضوں کی فراہمی میں مجموعی طور پر 12.4 فیصد نمو کے باوجود، قرضے کی ہیئتِ ترکیبی کا جھکاؤ بڑے قرض گاروں کی طرف رہا (شکل 2.3الف) اور (شکل 2.3ب)۔[11] اس کا اطلاق فارم شعبے میں چھوٹے (گزر بسر کے لائق) قطعۂ زمین کے حامل قرض گیروں کے ساتھ ساتھ غیر فارم شعبے میں چھوٹے حجم کے کاروباری اداروں پر ہوتا ہے۔ اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ قومی مالی شمولیتی حکمت عملی (این ایف آئی ایس) کے وسیع تر ایجنڈے پر عمل کرتے ہوئے مالی اداروں کو چھوٹے کاشت کاروں تک رسائی کے لیے اجتماعی طور پر اپنی کوششیں تیز کرنے کی ضرورت ہے۔

---

[9] مارچ 2020ء میں پہلے لاک ڈاؤن کے نفاذ کے ایک ہفتے بعد خرد مالکاری کے متعلقہ فریقوں کے ساتھ سروے میں، ملک وغیر ہم (2020ء) نے غور کیا کہ ہفتہ وار فروخت اور خرد کاروباری اداروں کی گھرانوں کی آمدنی میں تقریباً 90 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اسی طرح، قرض کے افسران کو توقع تھی کہ ادائیگی کی شرح فروری اور مارچ میں 98 فیصد اور 81 فیصد سے کم ہو کر اپریل 2020ء میں 34 فیصد ہو جائے گی۔ اگرچہ اس تحقیق میں زراعت اور گلہ بانی نمونے کا حصہ نہیں تھے، تاہم زراعت سے متعلق خرد مالکاری زمرے کو بھی ایسے ہی چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا۔ (کے ملک، ایم میکی، جے مورڈچ، ٹی اوگڈن، ایس کوئن، اور ایف سیڈ (2020ء)۔ "کووڈ 19 اور خرد مالکاری کا مستقبل: پاکستان سے شواہد اور جھلکیاں"، اوکسفرڈ ریویو آف اکنامک پالیسی، 36 (ضمیمہ 1)، ایس 138 تا ایس 168۔

[10] مالی سال 21ء کے دوران خرد مالکاری شعبے (بشمول خرد مالکاری بینک، خرد مالکاری ادارے اور دیہی امدادی پروگرام) کی طرف سے فراہم کیا گیا زرعی قرضہ 155 ارب روپے رہا، جبکہ گذشتہ برس یہ 168.2 ارب روپے تھا۔ دریں اثنا، مالی سال 21ء میں تمام شعبوں (بشمول زراعت) کو خرد مالکاری کی کل فراہمی 404.8 ارب روپے رہی جبکہ گذشتہ برس 384.1 ارب روپے تھی۔ لہٰذا، مالی سال 21ء کے دوران تقریباً 38 فیصد خرد قرضے زرعی شعبے کو دیے گئے، جو مالی سال 20ء کے 44 فیصد سے کم تھے۔

[11] ملکیت اور حجم کے لحاظ سے زمروں کی وضاحت کے لیے، دیکھیے، رپورٹ برائے قرضے کی علامتی حدود اور زرعی مالکاری کی اہل اشیا 2020ء مع اسٹیٹ بینک آف پاکستان، شعبۂ زرعی قرضہ و خرد مالکاری، سرکلر نمبر 01 برائے 2020ء: www.sbp.org.pk/acd/2020/C1.htm

جدول 2.4: زرعی قرضوں کی تقسیم

ارب روپے، نمو فیصد میں

	م س19ء	م س20ء	م س21ء	نمو م س20ء	نمو م س21ء
I۔فارم کا شعبہ(ii+i)	**592.7**	**637.9**	**758.2**	**7.6**	**18.9**
i۔پیداوار	553.1	594.3	711.8	7.4	19.8
جس میں تمام فصلیں					
کارپوریٹ فارمنگ	241.2	215.3	458.9	-10.7	113.1
ii۔ترقیاتی	39.6	43.6	46.4	10.1	6.4
ٹریکٹر	14.1	14.6	18.5	3.5	26.7
II۔غیر فارم شعبہ(iv+iii)	4.3	2.5	4.4	-41.9	76.0
iii۔جاری سرمایہ	**581.3**	**576.8**	**607.6**	**-0.8**	**5.3**
گلہ بانی/ڈیری	553.2	538.9	552.5	-2.6	2.5
مرغبانی	268.5	279	319.7	3.9	14.6
iv۔معین سرمایہ کاری	150.6	209.9	192.8	39.4	-8.1
گلہ بانی/ڈیری	28.1	37.9	55.1	34.9	45.4
مرغبانی	20.5	14.5	22.7	-29.3	56.6
مجموعی زراعت(II+I)	2.8	16.1	24.0	475.0	49.1
I۔فارم کا شعبہ(ii+i)	**1,174.0**	**1,214.7**	**1,365.9**	**3.5**	**12.4**

اعداد و شمار کا ماخذ: بینک دولت پاکستان

پانی

جہاں تک پانی کا تعلق ہے، گذشتہ برس نیز مالی سال 16ء تا مالی سال 20ء کی پانچ سالہ اوسط کے مقابلے میں سطحِ زمین کے پانی کی دستیابی تقریباً 2 فیصد زیادہ تھی (**جدول 2.5**)۔[12] موسم کے لحاظ سے کیا جانے والا تجزیہ ظاہر کرتا ہے کہ مالی سال 21ء میں موسمِ ربیع کے دوران سطحِ زمین کے پانی کی دستیابی 6.8 فیصد بلند رہی، جبکہ مالی سال 21ء میں خریف کے موسم میں یہ گذشتہ برس کی سطح پر ہی رہی۔[13]

نیز، مالی سال 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران مون سون کی بارشیں معمول سے کہیں زیادہ شدید رہیں (**شکل 2.5**)۔ جیسا کہ آگے مذکور ہے، اس بارش نے بالخصوص سندھ میں کپاس کی پیداوار کو نمایاں طور پر متاثر کیا۔ اس کے برعکس، مالی سال 21ء کی تیسری سہ ماہی میں ربیع کے آخری حصے کے دوران موسم نسبتاً خشک تھا، جو گندم کی کٹائی کے نقطۂ نظر سے سازگار تھا۔

پیداوار

کپاس

تقریباً 7.1 ملین گانٹھوں پر مشتمل کپاس کی پیداوار مالی سال 85ء کے بعد سب سے کم تھی، جبکہ اس کا 2.1 ملین ہیکٹر کا زیرِکاشت رقبہ مالی سال 80ء کے بعد سب سے کم تھا (**شکل 2.5**)۔ کپاس کے زیرِکاشت رقبے میں گذشتہ ایک دہائی کے دوران مسلسل کمی آئی ہے، اور یہ اوسطاً مالی سال 92ء تا مالی سال 11ء کے تقریباً 3 ملین ہیکٹر سے کم ہو کر مالی سال 12ء تا مالی سال 21ء کے دوران 2.7 ملین ہیکٹر رہ گیا۔ مالی سال 21ء کے دوران بھی، کاشت کاروں کا جھکاؤ کپاس کی بجائے گنے اور چاول جیسی مسابقتی فصلوں کی طرف رہا۔[14]

---

[12] سطحِ زمین کے پانی سے مراد زمین کے اوپر موجود پانی ہے، اور اس میں دریا اور آبی ذخائر شامل ہیں۔ دریائے سندھ ملک میں سطحِ زمین کے پانی کا بنیادی ذریعہ ہے۔

[13] خریف کا دورانیہ اپریل تا ستمبر اور ربیع کا اکتوبر تا مارچ ہے۔

[14] کپاس کے زیرِکاشت رقبے میں مستقل کمی کے بارے میں مزید تفصیلات کے لیے، دیکھیے: پاکستانی معیشت کی کیفیت پر بینک دولت پاکستان کی سالانہ رپورٹ مالی سال 20ء۔

مالی سال 21ء کے دوران کپاس کی پیداوار مون سون کی شدید بارشوں سے بھی بری طرح متاثر ہوئی۔ اس حوالے سے، زیرِ جائزہ مدت کے دوران اس اگست میں سندھ میں گذشتہ 60 برسوں کی سب سے زیادہ بارشیں ہوئیں، کیونکہ صوبے میں ہونے والی بارش اس ماہ کی عام اوسط سے 363 فیصد زیادہ تھی۔[15] اس نے کھڑی فصلوں کو وسیع پیمانے پر نقصان پہنچایا، بالخصوص، بارشوں اور سیلاب نے سندھ میں اگنے والی کپاس کی تقریباً 27 فیصد فصل کو بہت زیادہ نقصان پہنچایا۔ پنجاب میں بھی فصل کا تقریباً 3251 ہیکٹر رقبہ زیادہ بارش سے بری طرح متاثر ہوا۔[16]

جدول 2.5: سطحِ زمین پر پانی کی حقیقی دستیابی

ملین ایکڑ فٹ

	خریف	ربیع	مجموعہ
م س 16ء	65.5	32.9	98.4
م س 17ء	71.4	29.7	101.1
م س 18ء	70.0	24.2	94.2
م س 19ء	59.6	24.8	84.4
م س 20ء	65.2	29.2	94.4
م س 16ء سے م س 20ء اوسط	66.3	28.2	94.5
م س 21ء	65.1	31.2	96.3

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

گنا

گذشتہ برس کے مقابلے میں گنے کی پیداوار میں 22 فیصد اضافہ ہوا، اور یہ 81 ملین ٹن ہوگئی (**شکل 2.7**)۔ اس متاثر کن کارکردگی کی وجہ زیرِ کاشت رقبے میں 12 فیصد اضافے کو قرار دیا گیا، جسے پنجاب میں کم از کم امدادی قیمت میں 10 روپے تا 200 روپے فی 40 کلو گرام اور سندھ میں 202 روپے فی 40 کلو گرام سے جزوی ترغیب ملی۔

پیداوار میں 8.9 فیصد اضافہ بھی ہوا جس کی بنیادی وجہ فصلوں کا بہتر انتظام اور سازگار موسمی حالات تھے۔ پیداوار بڑھانے کی کوششوں کو مالی سال 20ء میں شروع کیے گئے حکومت کے پانچ سالہ 'گنے کی پیداوار میں اضافے کے ذریعے نفع آوری بڑھانے کے قومی پروگرام' سے تقویت ملی۔ اس پروگرام میں کاشت کاروں کے لیے رعایتی نرخوں پر چھینی، ہل، گنے کے پلانٹرز اور دانے دار کیڑے مار دوا چھڑکنے کے آلات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ کاشت کاروں کو ٹیکنالوجی کے استعمال اور کاشت کاری کے جدید طریقوں سے آگاہ کرنے کے لیے مثالی کھیت (demonstration plots) شامل ہیں۔[17]

چاول

مالی سال 21ء کے دوران چاول کی فصل میں 8.4 ملین ٹن کی ریکارڈ پیداوار ہوئی جو گذشتہ برس کے مقابلے میں 13.6 فیصد زیادہ تھی (**شکل 2.8**)۔ اس کی بنیادی وجہ مالی سال 21ء کے دوران زیرِ کاشت رقبے میں 9.9 فیصد اضافہ

شکل 2.3 الف: شعبہ فارم: ہولڈنگ کے لحاظ سے زرعی قرضے کی تقسیم میں حصہ

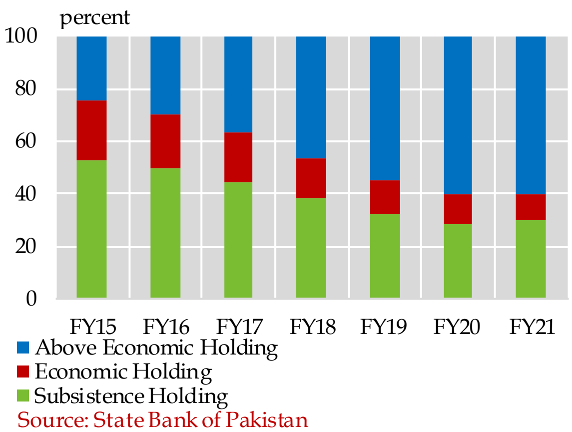

شکل 2.3 ب: غیر فارم شعبہ: بالحاظِ حجم زرعی قرضے کی تقسیم میں حصہ

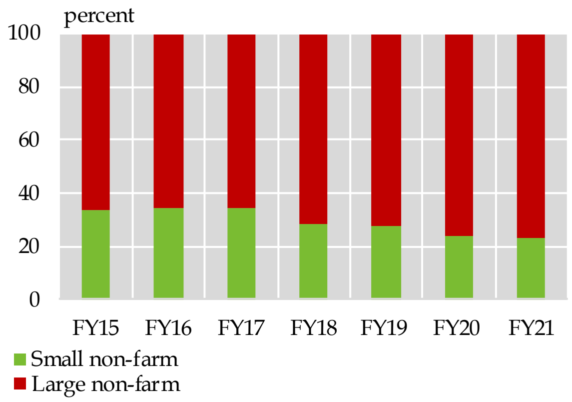

Source: State Bank of Pakistan

[15] ماخذ: محکمۂ موسمیات پاکستان (2020ء)۔ پاکستان کا ماہانہ موسمیاتی خلاصہ، اگست 2020ء۔ کراچی: محکمۂ موسمیات پاکستان

[16] ماخذ: پاکستان کپاس کاشت کار، 2020ء، مرکزی کپاس ریسرچ انسٹی ٹیوٹ، ملتان، جلد 3، نمبر 3۔

[17] ماخذ: ڈائریکٹوریٹ جنرل زراعت، توسیع اور مطابقتی تحقیق، پنجاب

تھا، جبکہ گزشتہ برس 8 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ زیرِکاشت رقبے میں اضافے کو بنیادی طور پر اکائی قیمتوں اور مقداری طلب کے لحاظ سے ملکی چاول کی برآمدات کے سازگار امکانات سے منسوب کیا گیا ہے۔

خاص طور پر پنجاب میں چاول کی فصل کی کارکردگی متاثر کن تھی، جو مالی سال 21ء کی پیداوار کے 63 فیصد پر مشتمل تھی (**جدول 2.6**)۔ پنجاب میں چاول کا زیرکاشت رقبہ 18.0 فیصد بڑھا، جبکہ صوبے کی پیداوار میں 8.4 فیصد نمو ہوئی۔ چاول کی پیداوار بڑھانے کے لیے، پنجاب حکومت نے ایک پانچ سالہ "چاول کی بڑھتی ہوئی پیداواری صلاحیت کے ذریعے نفع آوری بڑھانے کے قومی پروگرام" کا آغاز کیا جس کا نفاذ مالی سال 20ء تا مالی سال 24ء کے دوران کیا جائے گا اور اس پر تقریباً 10 ارب روپے کی مجموعی لاگت آئے گی۔ اس منصوبے میں رعایتی نرخوں پر مشینری، تصدیق شدہ بیج اور خودرو پودوں کو ختم کرنے والی ادویات کی فراہمی کے ساتھ ساتھ کیڑے مار ادویات کے مناسب استعمال کو فروغ دینے کی کوششیں بھی شامل ہیں۔[18]

گندم

گندم کی پیداوار میں 8.9 فیصد اضافہ ہوا اور مالی سال 21ء کے دوران یہ 27.5 ملین ٹن کی ریکارڈ سطح تک پہنچ گئی (**شکل 2.9 الف**)۔ فصل کے زیرِکاشت رقبے میں گزشتہ برس کے مقابلے میں 4.2 فیصد اضافہ ہوا، کیونکہ کم از کم امدادی قیمت میں اضافے سے کاشت کاروں کو ترغیب ملی۔[19] دورانِ سال گندم کی یافت میں بھی 4.5 فیصد اضافہ ہوا (**شکل 2.9 ب**)۔ سازگار موسمی حالات، گندم کی زنگ کی بیماری کے حملے کو نسبتاً محدود رکھنے، اور یوریا کھاد کے بھرپور استعمال نے بہتر پیداوار میں اہم کردار ادا کیا۔[20]

اگرچہ ریکارڈ پیداوار ہوئی تاہم حکومت نے اسٹرے ٹجک ذخائر کو برقرار رکھنے کے لیے ملکی خریداری میں گندم کی درآمدات کو شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کی ایک وجہ تھی کہ گندم کی سالانہ کھپت کا تخمینہ گزشتہ برس کے 2 ملین میٹرک ٹن (ایم ایم ٹی) سے بڑھ کر مالی سال 21ء کے دوران 29.5 ایم ایم ٹی ہوگیا ہے۔[21] نتیجتاً، 6.3 ملین ٹن خریداری کے سرکاری ہدف کے علاوہ حکومت نے درآمدی ضرورت 3 ایم ایم ٹی پر مقرر کردی، تاکہ مالی سال 22ء کے دوران جاری کرنے کے لیے گندم کا کافی ذخیرہ دستیاب ہو۔

حکومت کی خریداری مہم میں پچھلے دو برسوں میں بہتری آئی ہے۔ خاص طور پر، مالی سال 19ء کے دوران ایک غیر متاثر کن کوشش، جب خریداری کے 6.25 ایم ایم ٹی ہدف کا صرف 64.5 فیصد پورا ہوا، کے بعد مالی سال 20ء کے لیے خریداری مہم نے اپنے 8.25 ایم ایم ٹی ہدف کا 80.0 فیصد حاصل

شکل 2.4: جولائی تا مارچ مس 21ء میں ریکارڈ ہونے والی بارشیں

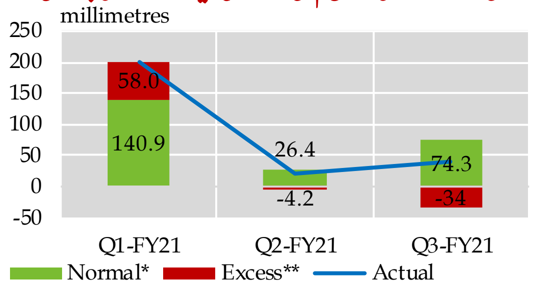

* Normal level is defined as the period average from 1961-2010. ** Negative number represents a shortfall compared to 'normal'

شکل 2.5: رقبہ، پیداوار اور کپاس کی یافت

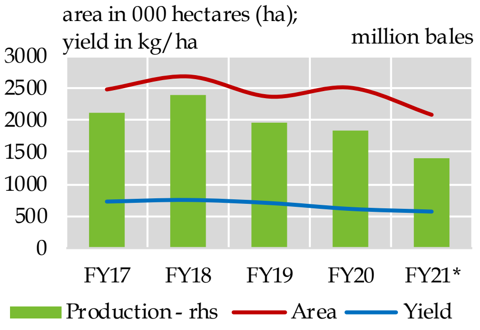

* provisional

Source: Pakistan Bureau of Statistics

---

[18] ماخذ: ڈائریکٹوریٹ جنرل زراعت، توسیع اور مطابقتی تحقیق، پنجاب
www.ext.agripunjab.gov.pk/rice_project

[19] بالخصوص، ای سی سی نے اپریل 2021ء میں گندم کی کم از کم امدادی قیمت 1800 روپے فی 40 کلو گرام بوری میں اضافے کی سفارش کی، جو کہ مالی سال 20ء میں 1400 روپے فی 40 کلو گرام بوری تھی۔

[20] ماخذ: یو ایس ڈی اے گرین اینڈ فیڈ سالانہ رپورٹ، بتاریخ 24 جون، 2021ء۔

[21] ماخذ: ایم این ایف ایس آر (وفاقی کمیٹی برائے زراعت، خریف 22-2021ء ورکنگ پیپر)۔

کیا۔مالی سال 21ء کے دوران بھی، 6.3 ایم ایم ٹی خریداری کے ہدف میں سے 93.8 فیصد ستمبر 2021ء کے وسط تک حاصل کر لیا گیا تھا۔[22]

مکئی

مالی سال 21ء کے دوران مکئی کی پیداوار 13.4 فیصد بڑھ کر 8.9 ملین ٹن ہوگئی (**شکل 2.9**)، جس کی بنیادی وجہ زیرِ کاشت رقبے میں ایک فیصد اضافے کے ساتھ پیداوار میں 6.3 فیصد اضافہ تھا۔

بالخصوص، دورانِ سال پنجاب میں 7.7 فیصد بہتری آئی، اور مالی سال 21ء کے دوران مکئی کی مجموعی پیداوار میں اس کا حصہ 89.4 فیصد ہوگیا۔ صوبے میں یافت 05-2004ء سے بڑھ رہی ہے، جس کی ایک وجہ زیادہ پیداوار کے حامل درآمد شدہ بیج کی اقسام کا استعمال ہے۔ محکمۂ زراعت پنجاب بہتر کاشت کاری کے طریقوں اور جدید تر ٹیکنالوجی کے استعمال کو بھی فروغ دے رہا ہے، جیسے ڈرپ اریگیشن اور بھٹے چننے والی مشینیں۔[23]

دالیں

دالوں میں پاکستان میں سب سے زیادہ چنے کی فصل پیدا ہوتی ہے۔ تاہم، مالی سال 21ء کے دوران چنے کی پیداوار تقریباً نصف کم ہو کر 261000 ٹن رہ گئی جو گذشتہ برس 498000 ٹن تھی (**جدول 2.7**)۔ اس کی بنیادی وجہ یافت میں 43 فیصد کی بھاری کمی تھی۔

چنے کی کاشت کا تقریباً 90 فیصد رقبہ پنجاب میں واقع ہے۔ مزید برآں، صوبے میں زیادہ تر کاشت تھل کے صحرائی خطے میں غیر آبپاشی، اور گزر بسر کے لائق کاشت پر مشتمل ہے، جس میں بھکر، خوشاب، لیہ اور جھنگ جیسے اضلاع شامل ہیں (**جدول 2.8**)۔

یافت کا بیشتر انحصار موسم ربیع (اکتوبر تا مارچ) کے دوران ہونے والی بارش کی مقدار پر ہو سکتا ہے۔ اس حوالے سے بھکر، لیہ اور جھنگ کے اضلاع میں ان کی طویل مدتی اوسط کے مقابلے میں نمایاں طور پر کم بارش ہوئی؛ جس کے باعث

شکل 2.6: رقبہ، پیداوار اور گنے کی یافت

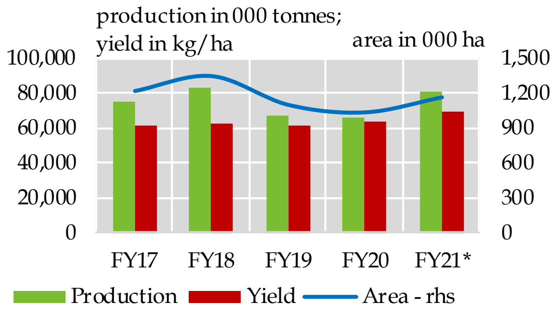

* provisional

Source: Pakistan Bureau of Statistics

ان اضلاع میں چنے کی یافت میں گذشتہ برس کے مقابلے میں بالترتیب 66 فیصد، 47 فیصد اور 77 فیصد کی نمایاں کمی آئی (**شکل 2.11**)۔

گلہ بانی

مالی سال 21ء کے دوران گلہ بانی کے شعبے میں 3.1 فیصد نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس 2.1 فیصد نمو ہوئی تھی (**جدول 2.9**)۔ اسے بنیادی تقویت پولٹری کے ذیلی شعبے سے ملی، جس میں مالی سال 20ء کے دوران کووڈ سے متاثرہ سست روی کے بعد مضبوط بحالی آئی۔ اگرچہ مارچ تا مئی 2020ء کے دوران سخت لاک ڈاؤن کے باعث پولٹری مصنوعات کی طلب اور قیمتوں میں نمایاں کمی واقع ہوئی، تاہم اس کے بعد اسمارٹ لاک ڈاؤنز لگنے سے پولٹری کے ذیلی شعبے کو سہارا ملا۔ نتیجتاً، جی ڈی پی نمو میں گلہ بانی کا حصہ بھی مالی سال 20ء کے 0.2 فیصدی درجے سے دوگنا ہو کر مالی سال 21ء میں 0.4 فیصدی درجے ہو گیا۔

شکل 2.7: رقبہ، پیداوار اور چاول کی یافت

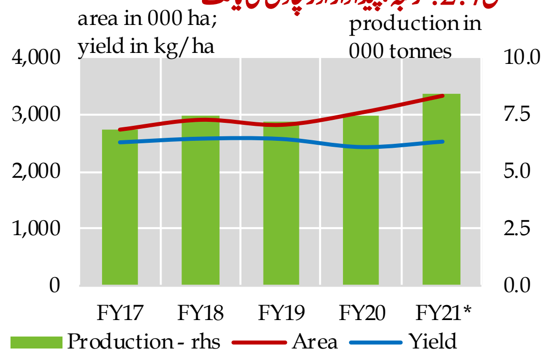

* provisional

Source: Pakistan Bureau of Statistics

[22] ماخذ: ایم این ایف ایس آر

[23] مزید تفصیل کے لیے دیکھیے، پاکستانی معیشت کی کیفیت پر دوسری سہ ماہی رپورٹ برائے مالی سال 21ء۔

جدول 2.6: پنجاب کے مخصوص اضلاع میں چاول کی فصل کی اوسط یافت*

کلو گرام/ہیکٹر؛ فیصدی نمو

	باسمتی			غیر باسمتی		
	م س20ء	م س21ء	نمو	م س20ء	م س21ء	نمو
پنجاب	**1,952**	**2,145**	**9.9**	**2,452**	**2,462**	**0.4**
جس میں:						
اوکاڑہ	1,975	2,343	18.6	2,951	3,299	11.8
بہاولنگر	2,082	2,438	17.1	2,368	3,028	27.9
پاکپتن	2,008	2,343	16.7	2,798	3,212	14.8
جھنگ	2,028	2,225	9.7	2,322	2,665	14.8
منڈی بہاؤالدین	1,901	2,052	7.9	2,420	2,440	0.8

*عبوری اعداد و شمار کے مطابق م س21ء میں چاول کی پیداوار کے لحاظ سے یہ پنجاب کے پانچ بڑے اضلاع ہیں

ماخذ: فصل رپورٹنگ سروس، پنجاب

گلہ بانی میں، پاکستان اقتصادی سروے 21-2020ء کے مطابق، مالی سال 21ء کے دوران گوشت کی پیداوار بڑھ کر 5.0 ملین ٹن ہو گئی جبکہ مالی سال 20ء میں یہ 4.7 ملین ٹن تھی۔ اگرچہ گوشت کی پیداوار کے اعداد و شمار کا اندازہ کسی حد تک 1996ء اور 2006ء کی مویشی شماری کے درمیانی عرصے کی کسی قدر پرانی شرح نمو سے لگایا گیا ہے، تاہم گوشت کی برآمدات کی بلند مقدار بھی اس نظریے کی تائید کرتی ہے کہ گذشتہ دہائی کے دوران پیداوار عمومی اعتبار سے ملکی کھپت سے تجاوز کر چکی ہے(**شکل 2.12**)۔ اس شعبے کے مستقبل کے امکانات بھی حوصلہ افزا ہیں۔ مثال کے طور پر، او ای سی ڈی-ایف اے او کی ایک رپورٹ کے مطابق، 2029ء تک عالمی سطح پر گائے کے گوشت کی 81 فیصد اضافی پیداوار ترقی پذیر ممالک، بالخصوص پاکستان، ارجنٹینا، برازیل، چین، ترکی اور ذیلی صحارا افریقی ممالک میں ہونے کا تخمینہ لگایا گیا ہے۔[24]

دریں اثناء پاکستان اقتصادی سروے 21-2020ء کے تخمینوں کے مطابق مالی سال 21ء کے دوران دودھ کی پیداوار بڑھ کر 63.7 ملین ٹن تک پہنچ گئی جبکہ مالی سال 20ء میں یہ 61.7 ملین ٹن تھی۔ یہ ذیلی زمرہ بنیادی طور پر بھینس کے دودھ (38.4 ملین ٹن) اور گائے کے دودھ (23.4 ملین ٹن) پر مشتمل ہے، جبکہ دیگر میں بکری، اونٹ اور بھیڑ کا دودھ شامل ہے۔

ملک کی بھینس کے تازہ دودھ کی پیداوار کئی علاقائی ہمسروں سے زائد ہے (**جدول 2.10**)۔ تاہم، گائے کے تازہ دودھ کے حوالے سے پاکستان کی صورتِ حال مزید بہتری کی نشاندہی کرتی ہے۔ ملک میں گلہ بانی کی غرض و غایت بڑی حد تک گزر بسر کے لیے ہے، اور وہ گھرانے نمایاں مقام رکھتے ہیں جو 1 تا 4 مویشیوں کے مالک ہیں۔[25] مزید برآں، چھوٹے ڈیری فارموں کے مالکان کی اکثریت ترقی پذیر ڈیری فارمز کے مقابلے میں نسبتاً پست معیار کے چارے اور ریوڑ کے انتظام کے طریقوں کا استعمال کرتی ہے۔[26] مثال کے طور پر، دودھ دوہنے کی جدید سہولتوں اور بڑے پیمانے کے ڈیری فارموں، جو 2020ء میں چین میں موجود ڈیری فارموں کے 70 فیصد پر مشتمل تھے، کے ذریعے فیڈ مینجمنٹ کی تکنیک کو اپنانے کی وجہ سے چین نے اپنے گائے کے دودھ کی پیداوار میں نمایاں بہتری درج کی ہے۔[27]

---

[24] ماخذ: او ای سی ڈی ایف اے او زرعی منظر نامہ برائے 2020ء تا 2029ء۔

[25] ماخذ: پاکستان لائیو اسٹاک مردم شماری، 2006ء۔

[26] بر کی اے، اور ایم خان (2019ء)۔ پاکستان کے ڈیری شعبے کے معاشی اثرات: پائیدار قدر کی تعمیر کے اسباق۔ لاہور، لاہور یونیورسٹی آف مینجمنٹ سائنسز۔

[27] ماخذ: یو ایس ڈی اے، 'چین: ڈیری اور مصنوعات کی سالانہ' رپورٹ، اکتوبر 2020ء۔

شکل 2.8 الف: گندم کا رقبہ اور پیداوار

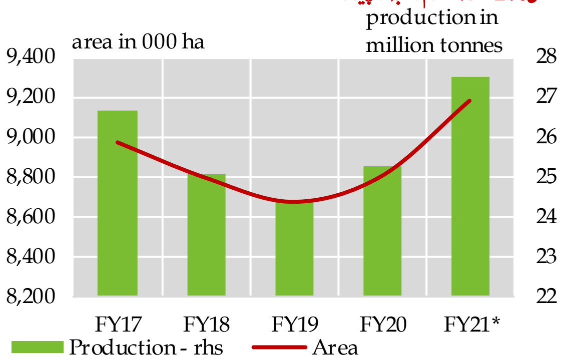

* provisional

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.8 ب: گندم کی یافت

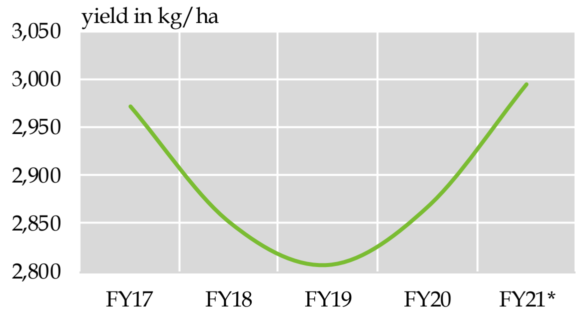

جنگل بانی اور ماہی گیری[28]

مالی سال 21ء کے دوران جنگلات کے شعبے میں 1.4 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس 3.6 فیصد نمو ہوئی تھی، جبکہ ماہی گیری کے شعبے میں 0.7 فیصد نمو درج کی گئی جبکہ مالی سال 20ء میں یہ 0.6 فیصد تھی۔ جیسا کہ قبل ازیں **جدول 2.3** میں درج کیا گیا ہے، سرکاری تخمینے کے مطابق حقیقی جی ڈی پی نمو میں جنگلات اور ماہی گیری کے شعبوں کی شراکت نہ ہونے کے برابر ہے۔ بہر حال، ان شعبوں میں ترقی اور قومی پیداوار میں حصہ ڈالنے کی گنجائش موجود ہے۔

جی ڈی پی کی نمو میں جنگلات کے شعبے کا حصہ نہ ہونے کے برابر ہے جس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ پی بی ایس کی جانب سے قومی پیداوار کا حساب لگانے کے طریقہ کار میں متعدد نان ٹمبر فاریسٹ مصنوعات (این ٹی ایف پی) اور غیر مادی ماحولیاتی اور ایکولوجی فوائد کا تخمینہ نہیں لگایا گیا ہے۔ خاص طور پر، پی بی ایس کا طریقہ کار ان امور کا احاطہ کرتا ہے: "جنگلات پر مبنی اشیاسازی کی صنعتوں کے لیے گول لکڑی (round wood) کی پیداوار نیز لکڑی کے علاوہ دیگر خود کار جنگلاتی دوسری مصنوعات کو نکالنا اور جمع کرنا۔ علاوہ ازیں، ٹمبر کے جنگلات کی سرگرمیوں کی پیداوار کے نتیجے میں ایسی مصنوعات پیدا ہوتی ہیں جنھیں تھوڑی بہت پروسیسنگ سے گزارا جاتا ہے، جیسے جلانے کی لکڑی، چارکول، لکڑی کے چپس اور گول لکڑی جو غیر پروسیس شدہ شکلوں میں استعمال ہوتی ہے۔"[29]

اس تعریف میں ادویات، خوشبو دار جڑی بوٹیاں اور مسالے، گوند، تیل، شہد، ریشم، کھمبیاں، چلغوزے، پتے وغیرہ سمیت پاکستان میں پائے جانے والے دیگر این ٹی ایف پیز شامل نہیں ہیں۔ مزید برآں، اعداد و شمار کو باقاعدگی سے جمع کرنا بھی ضروری ہے۔ قومی سطح پر جنگلات کا تفصیلی ڈیٹا آخری بار 1992ء میں فاریسٹ سیکٹر ماسٹر پلان (ایف ایس ایم پی) کی تیاری کے دوران جمع کیا گیا تھا؛ اس کے بعد کا ڈیٹا بنیادی طور پر ایف ایس ایم پی ڈیٹا میں ردوبدل کرکے تیار کیا گیا ہے۔ لہٰذا، اعداد و شمار کو اپ ڈیٹ کرنے اور جنگلات کی ترقی کی منصوبہ بندی اور نگرانی کی سہولت فراہم کرنے کے لیے 1992ء کے ایف ایس ایم پی کے پیمانے کو استعمال کرتے ہوئے ایک نئے مطالعے کی ضرورت ہے۔

شکل 2.9: رقبہ، پیداوار اور مکئی کی یافت

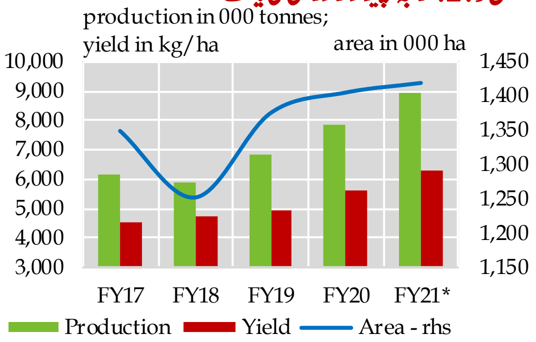

* provisional

Source: Pakistan Bureau of Statistics

[28] شعبہ جنگلات کا تجزیہ درج ذیل ماخذ دستاویز سے کئی مواقع پر استفادہ کرتا ہے: ایف اے او (2019ء)۔ جنگلات کے شعبے کا جائزہ: پاکستان

[29] ماخذ: پی بی ایس (2013ء)۔ پاکستان کے قومی اکاؤنٹس، 1999ء تا 2000ء سے 2005ء تا 2006ء تک اساس کی تبدیلی۔

شکل 2.10: بارشوں کی ترتیب میں طویل مدتی اوسط سے انحراف*

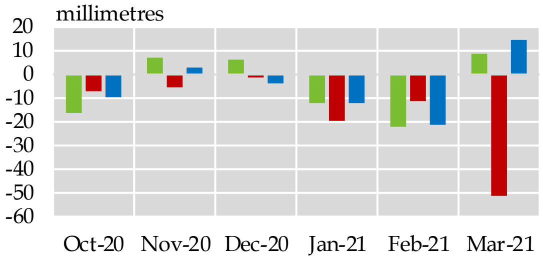

* 2009-21 for Bhakkar; 2016-21 for Layyah; and 2003-21

Source: Pakistan Meteorological Department

پاکستان جنگلات کی کمی کا شکار ملک ہے، اور مالی سال 21ء تک اس کے رقبے کا صرف 5 فیصد جنگلات پر محیط ہے۔[30] حالانکہ اقوام متحدہ کی سفارش کے مطابق کسی ملک کا 12 فیصد رقبہ جنگلات پر محیط ہونا چاہیے۔ تاہم، ملک میں جنگلات کے انتظام کی کوششوں میں حال ہی میں تیزی آئی ہے۔ خیبر پختونخوا میں 2014ء تا 2017ء کے دوران 'ون بلین ٹری سونامی (ایک ارب درختوں کی شجرکاری)' کے جنگلاتی منصوبے کے تحت 1.18 ارب درخت لگائے گئے۔[31] اس کے بعد، وفاقی حکومت نے 2019ء میں 'ٹین بلین ٹری سونامی (دس ارب درختوں کی شجرکاری)' کے چار سالہ منصوبے کا آغاز کیا، جس نے مئی 2021ء تک ایک ارب درختوں کی شجرکاری کا ایک اہم سنگ میل پہلے ہی حاصل کر لیا ہے۔ اس طرح کے بڑے اقدامات نمایاں ماحولیاتی اور ایکولوجیکل فوائد سے استفادے میں مددگار ہو سکتے ہیں اور جنگلات کے شعبے کی پائیدار ترقی میں معاون ثابت ہو سکتے ہیں۔

دریں اثنا، مالی سال 17ء تا مالی سال 21ء کے دوران اوسطاً 420.9 ملین ڈالر کی مچھلیوں اور ان سے بنی مصنوعات کی برآمدات کے ساتھ ماہی گیری کے شعبے سے ملک کے لیے زرِمبادلہ آمدنی پیدا کرنے کا حوصلہ افزا امکان سامنے آیا (**شکل 2.13**)۔ یہ شعبہ سمندری اور اندرون ملک ماہی گیری (جو دریاؤں، جھیلوں اور ڈیموں پر ہوتی ہے) پر مشتمل ہے۔ حکومت بہتر توسیع خدمات اور زیادہ قدرِ اضافی، جیسے ملک میں ٹراؤٹ اور جھینگوں کی فارمنگ کی ترقی پر زور دے رہی ہے۔[32]

2.3 صنعت

مالی سال 21ء کے دوران صنعتی شعبے میں 3.6 فیصد نمو کے ساتھ بحالی آئی جبکہ گذشتہ برس 3.8 فیصد کی کمی ہوئی تھی (**جدول 2.11**)۔ اگرچہ دیگر ذیلی صنعتوں نے بھی حصہ لیا، تاہم بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے شعبے میں توسیع نے مالی سال 21ء کے دوران مجموعی صنعتی کارکردگی کو آگے بڑھایا۔ پاکستان کے اشیاسازی کے شعبے نے دیگر علاقائی معیشتوں کے مقابلے میں مساوی یا بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا، جس کی بنیادی وجہ کووڈ وبا کے بعد بحالی کو تیز کرنے کے لیے مالیاتی اور زری حکام کی جانب سے متعارف کروائے گئے عارضی امدادی پیکیجز ہیں۔ تعمیراتی پیکیج نے سیمنٹ اور فولاد کی تعمیر سے منسلک صنعتوں کو بہت مدد فراہم کی، جس کی پیداوار میں دورانِ سال دوہندسی نمو درج کی گئی۔

اسی دوران، چھوٹے پیمانے کی اشیاسازی کا شعبہ، جو گذشتہ برس کووڈ سے خاص طور پر متاثر ہوا تھا، مالی سال 21ء کے دوران اپنی طویل مدتی ترقی کی راہ پر واپس آگیا (**شکل 2.14**)۔ نیشنل ایس ایم ای پالیسی ایکشن پلان 2020ء اور سمیڈا (ایس ایم ای ڈی اے) کے ون ونڈو اقدام کی منظوری اور بعد میں عمل درآمد سے کاروباری اداروں بالخصوص چھوٹے کاروباری اداروں کے لیے کمپلائنس کا بوجھ کم ہوا، جس نے غالباً اس بحالی میں اہم کردار ادا کیا۔[33] اس کے برعکس، بجلی کی پیداوار میں اضافے کے باوجود مالی سال 21ء کے دوران بجلی کی پیداوار اور گیس کی تقسیم میں شدید کمی دیکھی گئی۔ اس کی وجہ بنیادی طور پر حکومت کی طرف سے تقسیم کار کمپنیوں (ڈسکوز) کو مختص کی گئی سبسڈیز میں کمی اور پیداوار کے مقابلے میں اوسط کھپت میں بلند تناسب اضافے کو قرار دیا جاسکتا ہے۔[34]

---

[30] ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 21-2020ء

[31] ماخذ: یونیسکو

[32] ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 21-2020ء، اور اینگرو پریس ریلیز بتاریخ 16 جولائی 2021ء۔

[33] وزارت خزانہ (2021ء) پاکستان اقتصادی سروے 21-2020ء۔ اسلام آباد: وزارت خزانہ

[34] ماخذ: پاکستان دفتر شماریات پریس ریلیز برائے اجلاس قومی اکاؤنٹس کمیٹی، بتاریخ 21 مئی 2021ء۔

جدول 2.7: منتخب دالوں کی کارکردگی ع

ہزار ہیکٹر میں؛ پیداوار ہزار میٹرک ٹن میں؛ کلو گرام/ہیکٹر میں یافت

	رقبہ			پیداوار			یافت		
	م س20ء	م س21ءہ	م س21ءع	م س20ء	م س21ءہ	م س21ءع	م س20ء	م س21ءہ	م س21ءع
دال چنا	943.9	983.0	872.7	497.6	525.5	261.2	527.5	534.6	299.0
دال مونگ	172.9	180.7	231.1	125.9	140.0	204.5	728.2	774.8	884.9
دال ماش	13.9	17.0	11.0	6.5	10.3	7.0	467.6	605.9	636.4

ع: عبوری، ہ: ہدف

ماخذ: ایم این ایف ایس آر؛ پاکستان دفترِ شماریات

مالی سال 21ء کے دوران تعمیراتی صنعت میں 8.3 فیصد اضافہ ہوا جو گذشتہ برس 5.5 فیصد تھا۔ تعمیراتی صنعت اور ایل ایس ایم میں سیمنٹ اور فولاد کی منسلکہ صنعتوں نے کئی مراعات کے ذریعے حکومت کی مدد حاصل کی۔ تعمیراتی پیکیج نے خریداروں اور فروخت کاروں دونوں کے لیے ٹیکس میں کمی کے ذریعے لاگت کو کم کیا، جبکہ رئیل اسٹیٹ ڈویلپرز اور نیا پاکستان ہاؤسنگ اسکیم (جسے میرا پاکستان میرا گھر (ایم پی ایم جی) اسکیم بھی کہا جاتا ہے) کے لیے استثنا نے اس شعبے کی نمو میں مدد کی۔ اسٹیٹ بینک نے مارک اپ ریٹس کو کم کرنے اور تعمیراتی شعبے کی قرض گاری کو یقینی بنانے کے ضمن میں بینکوں کے لیے لازمی اہداف متعارف کرانے میں بھی اپنا کردار ادا کیا۔[35] عمومی حکومتی اخراجات میں اضافے کے علاوہ، نجی شعبے کی جانب سے تعمیراتی سرگرمیوں پر اخراجات سے اس زمرے کی نمو بڑھ گئی۔ مالی سال 21ء کے دوران پاکستان کی ترسیلاتِ زر میں نمایاں اضافے سے بھی اس صنعت میں نمو کی وضاحت ہوسکتی ہے۔

بڑے پیمانے کی اشیا سازی[36]

مالی سال 21ء کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے میں 14.9 فیصد کی تیز نمو ہوئی جبکہ گذشتہ مدت میں 9.8 فیصد کی ہوئی تھی **(جدول 2.12)**۔ سب سے زیادہ تقویت ٹیکسٹائل، تعمیرات سے منسلک، گاڑیوں کے شعبوں اور مشروبات اور تمباکو کے شعبے سے ملی۔ کووڈ کی پہلی لہر کے بعد متعارف کرائی گئی مراعات نے ان صنعتوں کی مدد کی۔ ٹیکسٹائل کا شعبہ توانائی پیکیج اور اسٹیٹ بینک کی رعایتی مالکاری اسکیموں کے استفادہ کنندگان میں شامل تھا، جن سے اس کی پیداواری لاگت کم ہوگئی۔ مارکیٹ پر مبنی شرحِ مبادلہ سے برآمدی ٹیکسٹائل صنعت کو بھی مدد ملی۔

دریں اثنا، پچھلے کچھ برسوں کے دوران تعمیرات سے منسلک صنعت کی استعداد میں اضافے نے اس بحالی میں مدد دی، کیونکہ حکومت کے تعمیراتی پیکیج کے تناظر میں صنعت کی طلب میں اضافے کو پورا کرنے کے لیے کافی گنجائش موجود تھی۔ فوڈ پراسیسنگ انڈسٹری کی پیداوار میں نمو کی بنیادی وجہ گنے کی بمپر فصل کے باعث چینی کی پیداوار میں اضافہ تھا۔ گاڑیوں کی صنعت میں بھی گذشتہ دو برسوں کے دوران محدود پیداوار کے بعد نئے ماڈلز متعارف کرائے جانے، گذشتہ برس کی تاخیری خریداری کے باعث ناآسودہ طلب (لاک ڈاؤن کے دوران) اور پست شرح سود کی وجہ سے بحالی دکھائی دی۔

جدول 2.8: پنجاب کے منتخب اضلاع میں چنے کی فصل کی کارکردگی ع

	رقبہ		پیداوار		یافت	
	ہزار ایکٹر		ہزار ٹن		کلو گرام/ہیکٹر	
	م س20ء	م س21ء	م س20ء	م س21ء	م س20ء	م س21ء
پنجاب	850.3	793.6	430	164	505.7	206.7
جس میں:						
بھکر	385.5	390.9	188.8	64.8	489.6	165.7
خوشاب	207.2	178.3	100.1	36.6	483.1	205.3
لیہ	119.0	105.2	61.8	29.1	519.3	276.6
جھنگ	95.9	85.0	49.1	9.8	511.9	115.5

ع: عبوری

ماخذ: فصل رپورٹنگ سروس، پنجاب

[35] بینک دولت پاکستان (2021ء) پاکستانی معیشت کی کیفیت پر دوسری سہ ماہی رپورٹ۔ کراچی: بینک دولت پاکستان

[36] بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کا تجزیہ پاکستان دفترِ شماریات کے کوانٹم انڈیکس جون 2021ء برائے ایل ایس ایم انڈسٹریز کے جاری کردہ اعداد و شمار پر مبنی ہے۔ جی ڈی پی اور مجموعی صنعتی شعبے کے تخمینے کے لیے قومی اکاؤنٹس کے ڈیٹا میں بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اعداد و شمار اس وقت کے عارضی تخمینوں پر مبنی تھے، جو مارچ 2021ء تھا۔

جدول 2.9: گلہ بانی شعبے کا خام قدر اضافی

ارب روپے، نمو فیصد میں

	م س 20ء^ن	م س 21ء^ع	نمو م س 20ء^ن	نمو م س 21ء^ع
الف۔ خام پیداوار	1,776,473	1,848,642	3.0	4.1
ذبیحہ کے لیے فروخت شدہ جانور	403,468	415,242	2.9	2.9
قدرتی نمو/ نئی افزائش	252,460	260,040	3.0	3.0
گلہ بانی مصنوعات	924,696	952,522	3.0	3.0
دودھ	796,050	821,677	3.2	3.2
دیگر	128,646	130,845	1.6	1.7
مرغبانی مصنوعات	195,849	220,838	3.5	12.8
ب۔ فوری استعمال	315,886	343,970	7.2	8.9
ج۔ خام قدر اضافی (الف-ب)	1,460,587	1,504,671	2.2	3.0
د۔ دیگر خام قدر اضافی*	7,929	8,928	-8.0	12.6
ہ۔ مجموعی خام قدر اضافی (ج+د)	1,468,517	1,513,599	2.1	3.1

ن: نظر ثانی شدہ۔ ع: عبوری۔ * شکار اور کھیتی باڑی

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

دوسری طرف، برآمدات پر مبنی چمڑے کا شعبہ مالیاتی اور زری مراعات کے باوجود نمو کی طرف نہیں پلٹ سکا۔ کم قیمت متبادلات، جیسے مصنوعی چمڑے کے متعارف کرائے جانے سے چمڑے کی مصنوعات کی عالمی طلب کم ہوئی ہے اور اس کے نتیجے میں اس شعبے کی برآمدات کم ہو گئی ہیں۔[37]

ٹیکسٹائل

م س 21ء میں ٹیکسٹائل شعبے کی پیداوار میں 15.3 فیصد اضافہ ہوا، جو گزشتہ برس 10.4 فیصد تھا۔ اس نمو کا بڑا حصہ م س 21ء کی دوسری سہ ماہی میں درج ہوا، کیونکہ سوتی کپڑے کی صنعت اس عرصے میں بڑی حد تک فعال رہی، جبکہ گزشتہ سال کے اسی عرصے میں نقل و حمل پر پابندیاں پیداواری سرگرمیوں میں رکاوٹ بنی تھیں۔ سال کے دوران پالیسی کی ڈھارس اور چند حریف ممالک کے ٹیکسٹائل کے برآمدی آرڈرز حاصل ہو جانے کی وجہ سے ٹیکسٹائل کی بلند قدرِاضافی برآمدی صنعت نے خاصی بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کیا **(باب 6)**۔

دریں اثنا، م س 21ء میں سوتی دھاگے اور کپڑے کی پیداوار میں دوہندسی نمو ہوئی اور پیداواری سطح م س 06ء، جب سے بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے اعداد و شمار کے تجزیے کے لیے بنیاد تبدیل ہوئی، کے بعد سے بلند ترین رہی **(شکل 2.14)**۔ م س 85ء کے بعد سے ملک میں کپاس کی پست ترین پیداوار کے باوجود متاثر کن پیداوار حاصل ہوئی۔ خام کپاس کی بلند ترین درآمدات نے ملکی منڈی میں کمی دور کرنے کے لیے اہم کردار ادا کیا۔ بنیادی ٹیکسٹائل اشیا، جیسے دھاگہ اور کپڑا، کی بلند پیداواری نمو نے بھی بالائی ٹیکسٹائل شعبے، بشمول بنے ہوئے کپڑے اور تیار ملبوسات، کی نمو بڑھانے میں سہولت دی۔

تعمیرات سے منسلک صنعتیں

تعمیراتی شعبے کی سرگرمیوں کے پیشِ نظر تعمیرات سے منسلک صنعتوں کی پیداوار خوب بڑھی۔ اس زمرے کی مصنوعات کی طلب زری اور مالیاتی تحرک کے باعث بڑھی، جس سے سیمنٹ اور فولاد سازی کی صنعتوں میں نمو آئی۔ سیمنٹ کی پیداوار میں اضافہ درج کیا گیا، جبکہ فولاد سازی کے شعبے کی پیداوار، گزشتہ دو برس کی لگاتار تنزلی کے بعد، میں بھی دوہندسی نمو آئی۔

[37] سومو (2021ء)۔ پاکستان سے چمڑے کی مصنوعات: پیداوار اور تجارتی رجحانات۔ ایمسٹرڈیم: سومو۔

تعمیراتی پیکیج کی مراعات سے استفادہ کرنے والے نجی شعبے نے تعمیراتی صنعت کو نئی زندگی عطا کرنے میں کلیدی کردار ادا کیا۔ ایف بی آر کے مطابق رجسٹر ہونے والے 2100 سے زائد ہاؤسنگ منصوبے، چھوٹے اور بڑے دونوں، پیکیج میں شامل ہیں۔ رئیل اسٹیٹ ڈویلپرز، بالخصوص شمالی علاقہ جات کے، اس پیکیج کے بڑے استفادہ کنندہ ہیں، جیسا کہ **شکل 2.15** سے ظاہر ہوتا ہے۔ منصوبوں کی تکمیل کی حتمی مدت ستمبر 2023ء مقرر کی گئی ہے، منقولی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ رئیل اسٹیٹ ڈویلپرز شرائط پوری کرنے کے لیے اپنی کوششوں میں تیزی لا رہے ہیں۔

حکومت کے بلند ترقیاتی اخراجات نے بھی تعمیراتی شعبے کی سرگرمیوں کو تقویت بخشی (**باب 4**)۔ م س 21ء میں مجموعی ترقیاتی اخراجات گذشتہ برس کی نسبت 7.2 فیصد زیادہ رہے۔ بڑے پیمانے کے انفراسٹرکچر منصوبے جیسے بھاشا اور داسو ڈیم پر اخراجات بڑھنے کی وجہ سے سرکاری شعبے کی سیمنٹ اور فولاد کی طلب میں بڑا اضافہ ہوا۔ یہ امر ترقیاتی اخراجات کے رجحانات سے مطابقت رکھتا ہے کیونکہ پی ایس ڈی پی مصارف بڑی حد تک انفراسٹرکچر کی تعمیرات میں مرتکز رہے۔

مزید برآں اسٹیٹ بینک نے متعدد اقدامات کے ذریعے تعمیرات سے منسلک صنعتوں کی نمو میں بھی اپنا کردار ادا کیا۔ علی الخصوص، اسٹیٹ بینک نے پست آمدنی والے طبقے کے لیے مکاناتی اور تعمیراتی قرضوں کو فروغ دیا، اور اس طبقے کو قرضوں کی فراہمی کی خاطر بینکوں کے لیے لازمی اہداف مقرر کیے۔ م س 21ء میں ان اقدامات کی وساطت سے مکاناتی اور تعمیراتی قرضے 101 ارب روپے کے اضافے سے 249 ارب روپے تک جا پہنچے، جو گذشتہ برس 148 ارب روپے تھے۔ مزید برآں، م س 21ء میں صارفی مالکاری برائے مکانات کے تحت تقسیم شدہ رقوم میں 23.8 ارب روپے کا اضافہ ہوا، اس کی بہ نسبت گذشتہ عرصے میں 12.8 ارب روپے کی رقوم واپس کی گئی تھیں۔

م س 21ء میں ان مراعات کے ساتھ ساتھ ترسیلاتِ زر میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہوا، جس سے تعمیراتی شعبے کی سرگرمیوں کو جِلا ملی اور سیمنٹ اور فولاد کی طلب مزید بڑھی (**باب 6**)۔ پائیڈ کی حالیہ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ ترسیلاتِ زر میں اضافے کا نئے گھروں کی طلب پر مثبت اثر پڑتا ہے کیونکہ اس سے گھرانوں کی قوتِ خرید بڑھ جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ترسیلاتِ زر کی نمو سے پاکستان میں فی شخص کمرہ تناسب میں بھی بہتری آتی ہے، جو بیرونِ ملک مقیم پاکستانیوں کی جانب سے گھروں کی تعمیر کی وسیع استعداد کا مظہر ہے۔[38]

ملک میں جائیداد کی قیمتوں کے رجحانات سے تعمیراتی شعبے کے لیے مربوط مالیاتی اور زری اقدامات کے اثرات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ زمین ڈاٹ کام کے مطابق سال کی ابتدا سے ہی رہائشی پراپرٹی کی اوسط قیمتیں بڑھ رہی ہیں، جو تعمیراتی پیکیج پر عملدرآمد سے بھی مطابقت رکھتا ہے (**شکل 2.16**)۔

شکل 2.11: گوشت کا حجم اور گوشت کی تیار مصنوعات

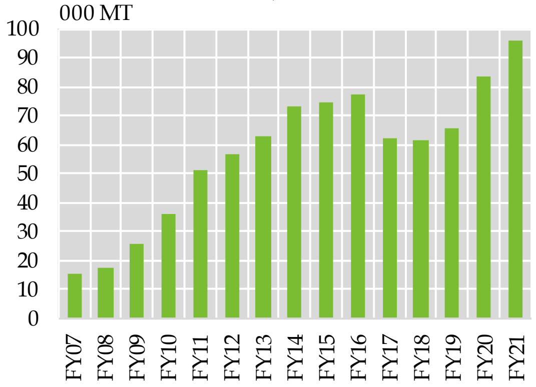

Source: Pakistan Bureau of Statistics

جدول 2.10: دودھ کی اوسط یافت

کلو گرام/

	بھینس			گائے		
	1990	2019	فرق*	1990	2019	فرق*
ایران	3.1	7.8	4.6	2.6	9.9	7.3
پاکستان	4.6	6.3	1.7	2.3	4.0	1.7
بھارت	3.1	5.6	2.5	2.0	4.7	2.6
مصر	2.6	3.6	1.0	2.6	3.8	1.2
ترکی	2.5	2.7	0.2	3.7	8.7	5.0
نیپال	2.2	2.4	0.2	1.0	2.0	1.0
سری لنکا	1.3	2.2	0.9	1.5	3.2	1.6
چین	1.2	1.4	0.2	4.3	15.5	11.2

*1990ء اور 2019ء کے درمیان پیدا ہونے والا فرق

ماخذ: اقوامِ متحدہ کا ادارہ برائے خوراک و زراعت

[38] اے احمد، این اقبال، اور جی مصطفیٰ (2020ء)۔ مکانات کی طلب پر ترسیلاتِ زر کے اثرات: پاکستان کے بڑوں شہروں کے شواہد۔ پائیڈ ورکنگ پیپرز نمبر۔ 2020ء:10، اسلام آباد: پائیڈ۔

سیمنٹ

2.9 گزشتہ چند برسوں کی استعداد کاری کی بدولت سیمنٹ کی صنعت نے بڑھتی ہوئی طلب کا جواب م س21ء میں سیمنٹ کی پیداوار میں 27.3 فیصد کی ریکارڈ پیداواری نمو سے دیا (**شکل 2.17 الف،ب**)۔ م س21ء میں زری اور مالیاتی تحرک کے ہمراہ سیمنٹ پر فیڈرل ایکسائز ڈیوٹی میں کمی نے اس کی نمو میں سہولت دی۔ گزشتہ برس فی کلو پر ڈیوٹی دو روپے سے کم کر کے ڈیڑھ روپے کر دی گئی، جس سے سیمنٹ کے 50 کلو کی بوری کی قیمت میں 25 روپے کی کمی آئی۔

آل پاکستان سیمنٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن (اے پی سی ایم اے) کے مطابق پیداوار میں اضافے کے پیچھے ملکی طلب کارفرما رہی، کیونکہ م س 21ء کی 20.1 فیصد کی مجموعی نمو میں اس کا حصہ 17.1 فیصد رہا، اس کے برخلاف گزشتہ برس 2.0 فیصد کی مجموعی نمو میں اس کا حصہ 0.8 فیصد کمی کا شکار رہا۔ ملک کے شمالی اور جنوبی علاقوں میں سیمنٹ کی ترسیل بالترتیب 18.2 فیصد اور 33.7 فیصد بڑھی (**جدول 2.13**)۔ چونکہ انفراسٹرکچر کے بڑے سرکاری منصوبے اور نجی شعبے کے بیشتر منصوبے، تعمیراتی پیکیج کے تحت منظوری ملی، شمالی علاقوں میں شروع ہوئے، ان علاقوں میں سیمنٹ سازوں کو زیادہ نفع ہوا۔

اے پی سی ایم اے کے اعداد وشمار کے مطابق م س21ء میں برآمدات تھوڑی سی کم ہو کر 18.7 فیصد رہ گئیں جو گزشتہ برس 20.0 فیصد تھیں۔ اس امر کو بڑی حد تک خصوصاً م س21ء کی دوسری ششماہی میں کووڈ کے باعث پاک افغان سرحد کی بندش سے منسوب کیا جاسکتا ہے؛ تاہم آنے والے دنوں، بالخصوص م س21ء کی دوسری ششماہی میں سیمنٹ کی برآمدات میں سرعت آئی۔ م س21ء میں پاکستان اور افغانستان کے درمیان تجارتی پابندیوں میں نرمی کے باعث پڑوسی ملک کو سیمنٹ کی ترسیل میں 33.7 فیصد اضافہ ہوا، جس کا حجم گزشتہ برس 9.6 فیصد تھا۔ م س21ء میں غیر روایتی ممالک جیسے چین کے لیے بھی برآمدات بڑھیں۔ کووڈ وبا کے دوران چین کی توجہ معاشی نمو کی بحالی کے لیے ماحول کے تحفظ اور انفراسٹرکچر کی تعمیر پر ہونے کے باعث درآمدی سیمنٹ پر اس کا انحصار بڑھ گیا۔

شکل 2.12: مچھلی کی برآمدات اور مچھلی کی تیاریاں

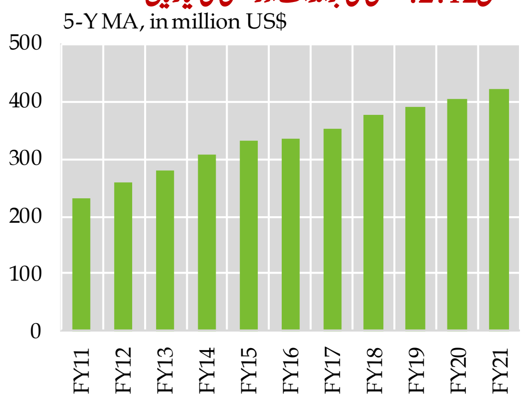

Source: State Bank of Pakistan

فولاد

لمبی فولادی (long-steel) مصنوعات کی پیداوار کے سبب م س21ء میں فولاد سازی کے شعبے کی پیداوار میں 15.6 فیصد وسعت آئی، جو گزشتہ دو سال سے لگاتار دوہندسی تنزلی کا شکار رہی تھی۔ اس صنعت کی بحالی کو ملک میں تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ یہ امر لمبی فولادی مصنوعات کی پیداوار سے عیاں ہے، جو تعمیراتی شعبے کے لیے بنیادی تعمیری مواد ہے۔ اس کی پیداوار میں 51.0 فیصد اضافہ ہوا جس میں گزشتہ برس 18.3 فیصد کی بڑی کمی آئی تھی (**شکل 2.19**)۔

پاکستان، سیمنٹ کے برعکس، فولاد سازی میں خود کفیل نہیں ہے، چنانچہ ملکی طلب پوری کرنے کے لیے اسے درآمدات کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ م س21ء میں نیم فولادی اسکریپ اور تیار مصنوعات میں بالترتیب 20.6 فیصد اور 24.6 فیصد اضافہ ہوا۔ ملکی صورتِ حال کی طرح جہاں، پیداواری نمو کا جھکاؤ لمبی

شکل 2.13: چھوٹے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو

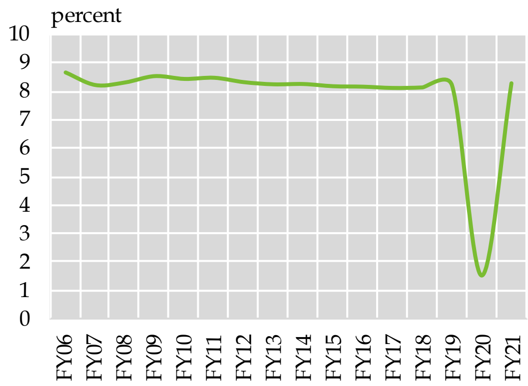

Source: Pakistan Bureau of Statistics

فولادی مصنوعات کی جانب رہا، درآمدی نمو کو زیادہ تر تعمیراتی شعبے کے لیے فولادی سریے سے تحریک ملی۔ م س21 کی دوسری ششماہی میں لوہے کے سریے کی قیمت بڑھ گئی، جس کی وجہ ملکی طلب میں اضافے کے ساتھ ساتھ درآمدی فولادی مصنوعات کی بلند اکائی (یونٹ) مالیتیں ہیں۔

م س21ء میں چپٹی فولادی (flat steel) مصنوعات کی پیداوار کم ہوئی، کیونکہ مختلف صنعتوں میں اس کی طلب گر گئی تھی۔ بالخصوص، برقیاتی آلات کی طلب میں کمی اس زمرے کی پست نمو پر منتج ہوئی۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹیلی کمیونیکیشن کے شعبے کی طلب پوری ہو جانے کی وجہ سے بھی چپٹی فولادی صنعت کی طلب پست رہی۔ اگرچہ گاڑیوں کی صنعت میں حالیہ بحالی نے اس فرق کا تھوڑا بہت مداوا کیا، لیکن یہ چپٹی فولاد سازی کے شعبے کو نمو کی راہ پر ڈالنے کے لیے ناکافی ہے۔

کھاد سازی

م س21ء میں کھاد سازی کے شعبے کی پیداواری شرح گذشتہ برس کی 4.4 فیصد سے بڑھ کر 7.2 فیصد تک جا پہنچی۔ نیشنل فرٹیلائزر ڈویلپمنٹ سینٹر (این ایف ڈی سی) کے مطابق م س21ء کے دوران نان یوریا پیداوار میں 30.8 فیصد اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس 9.8 فیصد تھا۔ اس کے سبب ان اجناس کی ریکارڈ پیداوار ہوئی اور مجموعی پیداوار میں اس کا حصہ گذشتہ برس کی 25.1 فیصد شرح سے بڑھ م س21ء میں 30.1 فیصد تک جا پہنچا۔ دوسری جانب م س21ء میں یوریا کی پیداوار گذشتہ برس کی 4.1 فیصد سے کم ہو کر 2.0 فیصد رہ گئی۔ چھوٹے یونٹس کی پیداوار نے بڑے یوریا پلانٹس کی پیداوار میں تھوڑی سی کمی کی تلافی کر دی (**شکل 2.19**)۔

نائٹروفاسفیٹ اور کیلشیم امونیم نائٹریٹ جیسی نان یوریا کھادوں کی پیداوار بدستور بڑھتی رہی۔ م س20ء میں نائٹروفاسفیٹ اور کیلشیم امونیم نائٹریٹ 31.3 اور 20.4 فیصد اضافے کے بعد م س21ء میں بالترتیب 41.7 فیصد اور 45.3 فیصد بڑھیں۔ نائٹروفاسفیٹ اور کیلشیم امونیم نائٹریٹ کے بڑے پیداوار کنندگان کی جانب سے پورے م س21ء میں فعال رہنے سے اِس بلند نمو کی وضاحت ہوتی ہے، جبکہ گذشتہ برس یہ 12 ماہ میں سے صرف 6 ماہ فعال رہے تھے۔ مزید برآں، اس سے نان یوریا کھاد کی طلب بھی ظاہر ہوتی ہے،

جدول 2.11: صنعتی شعبے کی نمو

فیصد سال بسال

	م س 17ء	م س 18ء	م س 19ء	م س 20ء	م س 21ء
صنعتی شعبہ	**4.6**	**4.6**	**-1.6**	**-3.8**	**3.6**
کان کنی اور کوہ کنی	-0.6	7.8	1.2	-8.3	-6.5
اشیا سازی	5.8	5.4	-0.7	-7.4	8.7
بڑا پیمانہ	5.6	5.1	-2.6	-10.1	9.3
چھوٹا پیمانہ	8.1	8.2	8.2	1.5	8.3
ذبیحہ	3.6	3.5	3.5	4.1	3.9
بجلی کی پیداوار اور تقسیم اور گیس کی تقسیم	-2.7	-17.2	13.6	22.4	-23.0
4۔ تعمیرات	9.0	10.8	-15.5	5.5	8.3

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

کیونکہ کاشت کاروں کو اپنے کھیتوں سے زیادہ سے زیادہ پیداوار کے لیے سستے متبادل استعمال کرتے ہوئے حد درجہ غذابخش اجزا بھی یقینی بنانے کے حوالے سے آگہی حاصل ہو چکی ہے۔

دریں اثنا، یوریا کی پیداوار میں کمی- م س21ء میں پیداوار 1.8 فیصد سکڑی جو گذشتہ سال 8.4 فیصد بڑھی تھی— بڑے کھاد ساز یونٹس کی استعداد سے کم کارکردگی کا نتیجہ ہے۔ اعداد و شمار کے تجزیے سے معلوم ہوتا ہے کہ م س21ء کی دوسری ششماہی میں یوریا کی پیداوار میں سُست روی آگئی تھی، جسے کھاد کے چھوٹے تاجروں کے لیے سیلز ٹیکس رجسٹریشن کی حکومتی مہم سے منسوب کیا جا سکتا ہے، اس بنا پر بڑی یوریا فرموں کی فروخت، خصوصاً، دوسری ششماہی میں بری طرح متاثر ہوئی۔ چھوٹے یونٹس کی کارکردگی بڑے یونٹس کے برعکس ہے: گذشتہ برس 34.4 فیصد کم ہونے کے بعد م س 21ء میں چھوٹے یونٹس کی پیداوار 59.0 فیصد بڑھی۔

غذا

گذشتہ برس 1.8 فیصد کمی کے بعد م س21ء میں غذائی پراسیسنگ صنعت کی پیداوار میں 11.0 فیصد اضافہ ہوا۔ بڑی حد تک یہ نمو چینی کی پیداوار میں اضافے کی وجہ سے ہوئی، جس کی پیروی گندمی آٹے کی ملوں کے

جدول2.12:بڑے پیمانے کی اشیاسازی کی نمو

فیصد، سال بسال

	وزن	م س20ء				م س21ء				م س20ء	م س21ء
		1سہ	2سہ	3سہ	4سہ	1سہ	2سہ	3سہ	4سہ		
بڑے پیمانے کی اشیاسازی	70.3	-5.5	0.1	-9.1	-24.6	4.5	10.4	11.5	38.2	-9.8	14.9
ٹیکسٹائل	20.9	0.2	0.5	-8.4	-33.8	2.2	2.9	13.1	56.9	-10.4	15.3
سوتی دھاگہ	13	0.2	0.0	-9.0	-34.5	0.1	0.1	9.9	53.9	-10.8	12.5
سوتی کپڑا	7.2	0.1	0.3	-8.8	-34.3	-0.1	0.0	9.7	53.1	-10.7	12.2
پٹ سن کی اشیا	0.3	-14.8	3.5	37.6	-31.3	10.7	-5.8	2.2	29.6	-3.1	7.3
غذا	12.4	-9.0	16.7	-7.1	-2.3	13.6	25.0	3.4	8.2	-1.8	11.0
چینی	3.5	د/ن	97.1	-14.3	-82.1	د/ن	72.1	0.4	16.5	-7.2	16.7
سگریٹ	2.1	-34.5	-24.3	-35.4	6.5	31.2	0.9	23.8	-3.8	-24.1	11.9
نباتی گھی	1.1	2.0	8.8	6.8	0.5	-4.2	-0.9	-3.4	4.2	4.5	-1.1
خوردنی تیل	2.2	0.0	13.9	14.0	7.3	3.4	-0.2	-2.9	13.8	8.8	3.4
مشروبات	0.9	-14.1	-0.4	-3.2	-3.5	7.7	-9.4	21.4	9.3	-6.1	7.5
پیٹرولیم مصنوعات	5.5	-14.5	-5.9	-32.0	-27.8	2.4	7.0	33.8	36.5	-20.1	18.1
فولاد	5.4	-17.0	-6.8	2.0	-47.1	-8.1	6.0	7.2	92.2	-17.4	15.6
غیر دھاتی معدنیات	5.4	-0.9	6.3	-0.2	-13.6	22.2	18.3	33.2	34.5	-2.2	26.7
سیمنٹ	5.3	-1.4	6.3	0.0	-12.8	22.8	19.2	34.1	34.5	-2.0	27.3
گاڑیاں	4.6	-34.6	-40.1	-38.6	-70.5	-5.9	31.1	49.6	271.5	-44.6	51.1
جیپیں اور کار	2.8	-38.6	-54.6	-50.4	-85.4	-21.1	42.6	67.4	712.3	-54.8	66.6
کھاد	4.4	15.9	-5.1	7.9	0.4	2.0	13.3	1.9	11.8	4.4	7.2
دواسازی	3.6	-11.9	-0.7	-3.6	5.6	14.4	12.0	11.6	10.5	-2.7	12.0
کاغذ	2.3	-1.3	16.0	-1.2	-11.9	-2.2	-3.2	3.7	18.0	0.4	3.4
برقی مصنوعات	2	11.0	-15.7	-34.2	-72.7	-20.4	-21.4	-20.3	109.1	-33.3	-4.2
کیمیکلز	1.7	4.9	14.7	14.6	-14.3	10.6	10.7	17.2	44.1	4.9	19.3
کاسٹک سوڈا	0.4	35.0	60.5	42.2	18.4	2.5	5.1	17.1	42.1	38.8	15.1
چمڑے کی مصنوعات	0.9	6.3	16.0	-2.1	-55.4	-44.5	-41.0	-29.4	57.8	-9.1	-26.4

د/ن: دستیاب نہیں

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

شعبے نے بھی کی۔ موّخر الذکر کی نمو میں نمایاں اضافے کو پنجاب میں صنعتی پیداوار اور روزگار کے ماہانہ سروے میں رپورٹنگ یونٹس بڑھنے سے منسوب کیا جاسکتا ہے، جن کی تعداد م س20ء میں 686 سے بڑھ کر م س21ء میں 738 یونٹس تک جا پہنچی۔ بڑے پیمانے کی اشیا سازی میں تمباکو کی صنعت کا کردار بھی ہے اور م س 21ء میں اس صنعت میں 11.9 فیصد نمو آئی۔ غیر قانونی اور تمباکو کی نقلی مصنوعات کے خلاف حکومتی مہم کا ملکی صنعت کو فائدہ ہوا، اور اس صنعت نے طلب پوری کرنے کے لیے اپنی پیداوار میں اضافہ کر دیا، جسے پہلے غیر رسمی شعبے کی مصنوعات پورا کرتی تھیں۔

چینی

گنے کی فصل کی تاریخ میں دوسری بڑی پیداوار نے چینی کی صنعت کے بڑے اداروں کی بحالی میں سہولت دی، کیونکہ چینی کی پیداوار 4.9 ملین ٹن سے بڑھ کر 5.7 ملین ٹن تک جا پہنچی - م س 21ء میں 16.7 فیصد نمو ہوئی (**شکل 2.20**)۔ گنے کی وافر رسد کے باعث حکومت نے شوگر ملز کو گنے کی پِڑائی کے احکامات معمول سے پیشتر دیے، جس سے چینی کی درآمدی طلب گھٹانے میں مدد ملی۔ نتیجتاً، اس اقدام سے چینی کی قیمتیں مزید بڑھنے سے رُک گئیں۔ ایک اور عامل گنے کی فی 40 کلو قیمت 10 روپے کے اضافے کے ساتھ 200

شکل 2.14: سوتی دھاگہ اور کپڑا

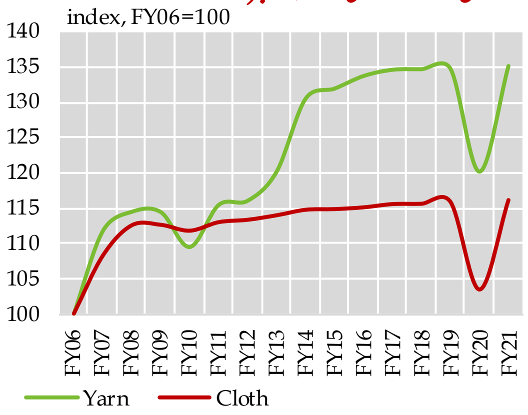

Source: Pakistan Bureau of Statistics

روپے فی 40 کلو کرنا تھا، جس کے سبب صنعت کو بحال کرنے میں مدد ملی، اس کی وجہ سے گنے کے کاشتکاروں کو اپنی پیداوار شوگر ملز کو فراہم کرنے میں سہولت ملی۔[39]

پیٹرولیم

پیٹرولیم کا شعبہ نقل و حرکت کی پابندیوں میں نرمی کا ایک اور بڑا استفادہ کنندہ ہے، جیساکہ پیٹرول اور ڈیزل مصنوعات کی پیداوار میں اضافے سے عیاں ہے۔ان زمروں کی نمو م س 21ء میں مجموعی پیداوار 18.1 فیصد بڑھانے پر منتج ہوئی، جو گذشتہ برس دوہندسی تنزلی کا شکار ہوئی تھی (**شکل 2.21**)۔

م س 21ء میں مجموعی اقتصادی سرگرمیوں کی بحالی نے پیٹرولیم شعبے کی بحالی پر اثرات مرتب کیے۔ جیساکہ نقل و حمل کے اظہاریوں سے ظاہر ہوتا ہے، تھوک اور خردہ تجارت کی سرگرمیاں کووڈ وبا سے پہلے کی سطح پر واپس آگئیں۔ مزید برآں، توانائی مصنوعات کی درآمدات میں تیز اضافہ سے ٹرانسپورٹ کے شعبے کی سرگرمیوں کی بحالی بھی ظاہر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ سڑکوں پر گاڑیوں کی تعداد میں اضافے سے پیٹرولیم مصنوعات کی طلب بھی بڑھی۔ اس عرصے میں نقل وحمل کے بنیادی ایندھنوں، پیٹرول اور ڈیزل، کی نمو میں بھی خاصا اضافہ ہوا۔

دریں اثنا، گذشتہ برس 22.6 فیصد اضافے کے بعد م س 21ء میں فرنس آئل کی پیداوار میں 14.7 فیصد اضافہ ہوا۔ م س 21ء میں گیس کی قلت کے

[39] حکومتِ سندھ نے گنے کی علامتی قیمت 10 روپے بڑھا کر 202 روپے فی 40 کلو گرام کردی۔

شکل 2.15: وزیراعظم تعمیراتی پیکیج کے تحت منظور شدہ منصوبوں کی تعداد*

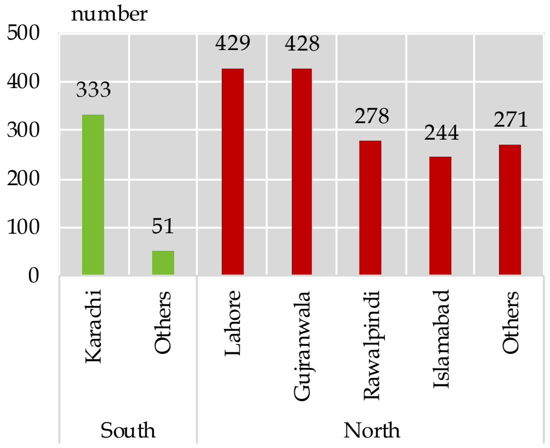

*Updated July 28, 2021

Source: Federal Board of Revenue

پیشِ نظر بجلی کی پیداوار کے لیے فرنس آئل کے استعمال پر پابندی اٹھنے سے اس زمرے کی بحالی کو تقویت ملی (**شکل 2.22**)۔

گاڑیاں

م س 20ء میں گاڑیوں کے شعبے میں 44.6 فیصد کی نمایاں کمی آئی تھی، جبکہ م س 21ء میں 51.1 فیصد کی دوہندسی نمو درج ہوئی (**شکل 2.24**)۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ نمو کی حقیقی شرح یہ نہیں ہے کیونکہ چند نوواردوں کے پیداواری تخمینے بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے اعداد و شمار میں مکمل طور پر موجود

شکل 2.16: رئیل اسٹیٹ کی قیمتوں میں نمو

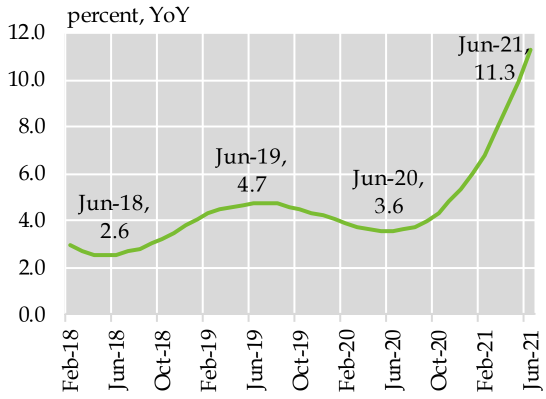

Source: Zameen.com

شکل2.17الف: سیمنٹ کا استعمال

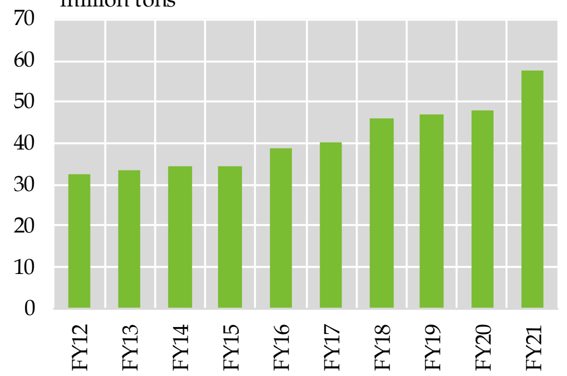

Source: All Pakistan Cement Manufacturers Association

شکل2.17ب: سیمنٹ کی پیداواری نمو

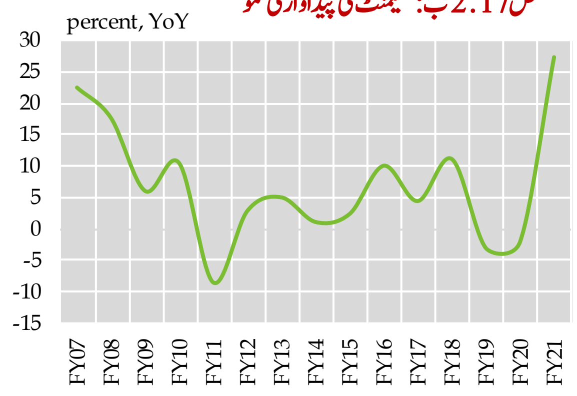

Source: Pakistan Bureau of Statistics

نہیں ہیں۔[40] گاڑیوں کے شعبے میں سارا سال تحرک بڑھتا رہا۔اس بحالی میں متعدد عوامل کا کردار ہے: نقل و حرکت پر عائد پابندیوں میں نرمی، پست شرح ہائے سود،اور کاروں کے نئے ماڈل متعارف کرایا جانا۔

م س 20ء میں ابتداً استحکام کے اقدامات کے سبب اور بعدازاں کووڈ 19 کی پہلی لہر کے دوران گاڑیوں کے شعبے کی کارکردگی دھیمی ہوئی۔

پست سودی شرحوں نے گاڑیوں کے شعبے کی طلب بڑھانے میں بنیادی کردار ادا کیا، جیسا کہ کارمالکاری میں نمایاں اضافے سے ظاہر ہوتا ہے: م س 21ء میں گاڑیوں کے واجب الادا قرضوں میں 97.0ارب روپے کا اضافہ ہوا، جو گذشتہ برس 4.3ارب روپے تھا۔ واجب الادا قرضوں میں اضافے کا بڑا حصہ م س 21ء کی دوسری سہ ماہی میں درج کیا گیا۔

بالخصوص کار اور جیپوں کے زمرے میں بڑھتی ہوئی مسابقت صارفین کے لیے باعثِ کشش ثابت ہوئی (**جدول 2.14**)۔ آٹوموٹو ڈویلپمنٹ پالیسی 2016-21ء کے تحت گاڑیاں اسمبل کرنے والوں کے لیے مراعات کے تحت پیداکنندگان نے منڈی میں نئے ماڈلز متعارف کرائے، جس نے بہتر خصوصیات اور مسابقتی نرخوں کے سبب خریداروں کی توجہ اپنی جانب مبذول

جدول2.13:سیمنٹ کی ترسیل

	ترسیل (ملین ٹن)					
	شمال		جنوب		مشترکہ	
	مقامی	برآمدی	مقامی	برآمدی	مقامی	برآمدی
م س17ء	29.1	3.1	6.5	1.5	35.7	4.7
م س18ء	34.0	3.1	7.2	1.7	41.1	4.7
م س19ء	32.4	2.5	8.0	4.0	40.3	6.5
م س20ء	34.3	2.0	5.6	5.9	40.0	7.8
م س21ء	40.6	2.6	7.5	6.7	48.1	9.3
	ترسیلی نمو (فیصد)					
	شمال		جنوب		مشترکہ	
	مقامی	برآمدی	مقامی	برآمدی	مقامی	برآمدی
م س17ء	7.7	-18.2	9.5	-25.1	8.0	-20.6
م س18ء	16.6	-2.2	10.3	10.0	15.4	1.8
م س19ء	-4.7	-18.0	11.2	140.9	-1.9	37.8
م س20ء	6.1	-22.1	-29.4	46.5	-0.9	20.0
م س21ء	18.2	30.2	33.7	14.8	20.4	18.7

ماخذ: اے پی سی ایم اے

کرائی۔ بالخصوص چھوٹے ایس یو وی (کار اور جیپ کی درمیانی شکل والی گاڑی) شعبے نے صارفین کو اپنی طرف خوب مائل کیا، کیونکہ پہلے ملکی منڈی میں ایسی

[40] بروکریج ہاؤسز کے تخمینوں کے مطابق، کاروں اور جیپوں کی پیداواری تعداد بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے اعداد وشمار میں رپورٹ ہونے والی تعداد سے 15 سے 25 فیصد زائد ہے۔ مزید برآں، منقولی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ گاڑی ساز نووارد ادارہ 'کیا موٹرز' ملک میں ماہانہ مقامی طور پر تیار کردہ 1500 سے 2000 گاڑیاں فروخت کررہا ہے، جبکہ یہ اعداد وشمار بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے پیداواری ہندسوں میں نہیں۔ فی الوقت یہ اعداد وشمار پاما کے ڈیٹا میں شامل نہیں ہیں۔

شکل 2.18: فولاد کی پیداواری نمو

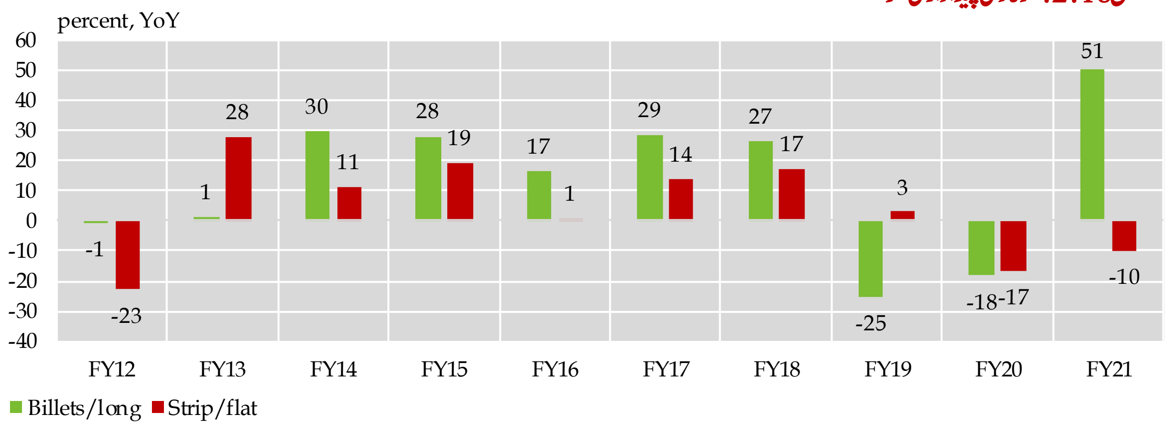

Source: Pakistan Bureau of Statistics

گاڑیوں کی کمی تھی۔ مزید برآں، اس قسم کی گاڑیوں کی ملک میں دستیابی نے ان کی درآمدی ضرورت کو بھی گھٹا دیا، جیسا کہ پہلے صورت حال تھی۔

منقولی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ دیہی آمدنی بڑھنے اور 2 پہیے والی گاڑیوں اور ٹریکٹرز کی فروخت میں اضافے کے مابین قریبی تعلق ہے۔ بہتر زرعی پیداوار اور بلند ترسیلاتِ زر کی وجہ سے گاڑیوں کے شعبے کے اِن دو زمروں کی بحالی درج کی گئی۔ م س 21ء میں دو/تین پہیوں والی گاڑیوں اور ٹریکٹروں کی پیداوار میں 36.5 فیصد اور 54.8 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس 26.3 فیصد اور 34.7 فیصد کمی آئی تھی۔

2.4 خدمات

م س 21ء میں شعبہ خدمات میں 4.4 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس 0.6 فیصد تخفیف ہوئی تھی۔ م س 20ء میں صنعتی شعبے اور درآمدات میں سُست روی کے ہمراہ سال کی دوسری ششماہی میں کووڈ وبا کے پھیلنے اور نتیجتاً مکمل لاک ڈاؤن کی وجہ سے خدمات کے شعبے پر گہرے اثرات مرتب ہوئے۔ تاہم م س 21ء میں حکومت نے معیشت اور گھریلو حالات پر مکمل لاک ڈاؤن کے اثرات کو سمجھتے ہوئے کووڈ وبا کو روکنے کی غرض سے اسمارٹ اور مائیکرو لاک ڈاؤن پر اکتفا کیا۔ اس پالیسی نے محوری کردار ادا کیا کیونکہ م س 21ء میں اس وبا کی ایک سے زائد لہروں کے آنے کے باوجود شعبہ خدمات میں بحالی درج کی گئی۔ یہ امر اہمیت کا حامل ہے کہ اسمارٹ لاک ڈاؤن کے حکومتی اقدام کی مدد سے شعبہ خدمات جنوبی ایشیا کی دیگر معیشتوں کی بہ نسبت جلد بحال ہوا، جس کی عکاسی گوگل کے نقل و حرکت کے اعداد و شمار سے ہوتی ہے (**شکل 2.24**)۔

اسمارٹ لاک ڈاؤن کے ہمراہ، بدفی مالیاتی اعانت (بشمول تعمیراتی پیکیج) اور سازگار زری پالیسی (پالیسی ریٹ میں کمی، اور اسٹیٹ بینک کی نوماکاری اسکیمیں) نے اجناس پیدا کرنے والے شعبوں کی بحالی میں اہم کردار ادا کیا۔ چونکہ شعبہ خدمات کی کارکردگی اجناس پیدا کرنے والے شعبوں سے منسلک ہے، لہٰذا، مؤخر الذّکر کی بحالی کے اثرات شعبہ خدمات پر بھی پڑے۔

شکل 2.19: یوریا کی پیداوار

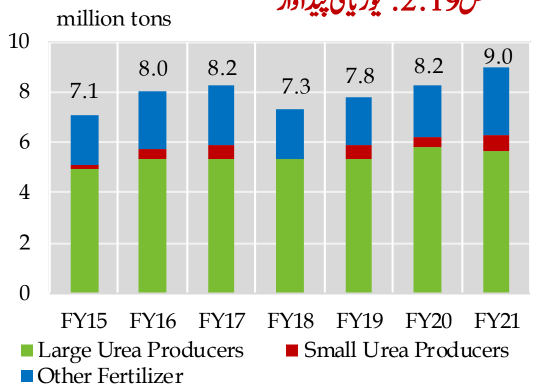

Source: National Fertilizer Development Center

اس شعبے کو بنیادی طور پر تھوک اور خردہ فروشی سے مہمیز ملی، اس میں م س 21ء کے دوران 8.4 فیصد نمو ہوئی جبکہ گذشتہ برس 3.9 کی کمی آئی تھی (**جدول 2.15**)۔ شعبہ بینکاری کی مضبوط کارکردگی اور بیمہ کاری کے شعبے میں صحت بخش نمو کی وجہ سے شعبہ مالیات اور بیمہ کاری میں 7.8 فیصد کا اضافہ ہوا۔ دریں اثنا، شعبہ ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات پیہم سکڑاؤ کا شکار رہے، گو کہ اس تخفیف کی سطح میں کمی آئی۔

شکل 2.20: چینی کی پیداواری نمو

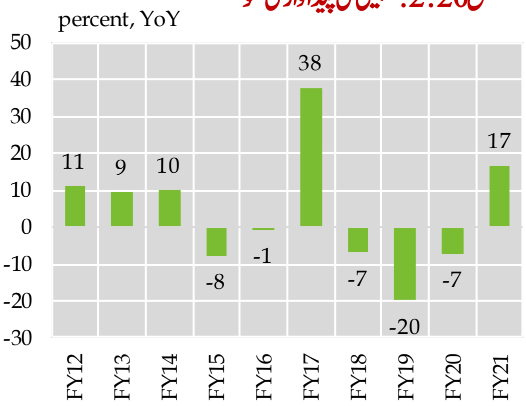

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.22: مختلف ذرائع سے بجلی کی پیداوار

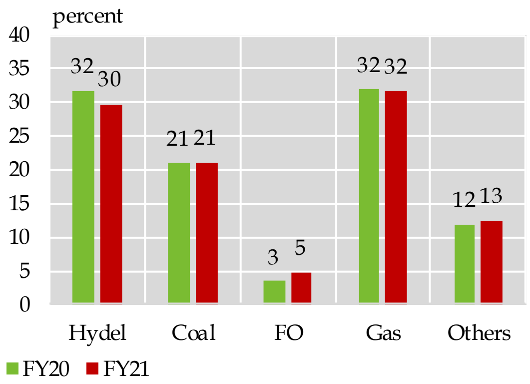

Source: National Electric Power Regulatory Authority

تھوک اور خردہ فروشی

م س21ء میں تھوک اور خردہ فروشی میں 8.4 فیصد نمو درج ہوئی—جو م س 06ء کے بعد سب سے بڑا اضافہ ہے۔ اس زمرے نے اساسی اثر کے ہمراہ بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی مضبوط نمو، بہتر زرعی پیداوار اور درآمدات میں اضافے کی مدد سے نمو پائی۔ م س 21ء میں پاکستان کے درآمدی مصارف 26.6 فیصد بڑھ کر 56.4 ارب ڈالر تک جا پہنچے جو گذشتہ برس 44.6 ارب ڈالر تھے۔ درآمدی نمو کا بنیادی سبب صارفی اشیا، جیسے غذائی اجزا (گندم اور چینی) اور ادویات (بشمول کووڈ 19 ویکسین) کی بلند طلب ہے۔ مزید برآں، خام مال کی درآمدات میں اضافے، جیسے خوردنی تیل اور خام کپاس (اور دیگر ٹیکسٹائل اشیا)، نے درآمدات کا مجموعی حجم بڑھانے میں کردار ادا کیا (**باب 6**)۔

اس زمرے میں سرگرمی کی عکاسی گوگل کے نقل و حرکت کے اعداد و شمار سے بھی ہوتی ہے (**شکل 2.25**)۔ مثال کے طور پر جیسے جیسے حکومت اسمارٹ لاک ڈاؤن کی طرف متوجہ ہوئی اور نقل و حرکت پر عائد پابندیوں میں نرمی آئی،[41] ان چار زمروں—پرچون کی دکانیں اور دواخانے، خردہ فروشی اور تفریحی سرگرمیوں، جائے کار اور نقل و حرکت کے عوامی مقامات (وہ زمرے جو شعبہ خدمات سے منسلک ہیں)—کی سرگرمی میں اضافہ ہونا شروع ہوا، اور یہ م س 21ء کی پہلی سہ ماہی کے اختتام تک قبل از کووڈ سطح پر جا پہنچی اور دوسری اور تیسری سہ ماہی میں بھی اس کی سطح بلند رہی۔ چوتھی سہ ماہی میں وبا کی تیسری لہر اور بعدازاں نقل و حرکت پر سخت پابندیوں کے باعث بالخصوص عیدالفطر کے

شکل 2.21: پیٹرولیم مصنوعات کی پیداواری نمو

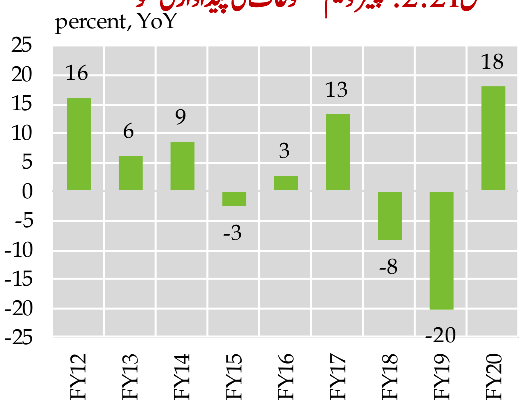

Source: Pakistan Bureau of Statistics

شکل 2.23: گاڑیوں کی پیداواری نمو

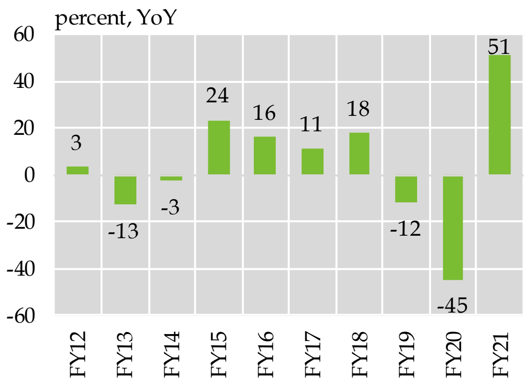

Source: Pakistan Bureau of Statistics

[41] اسمارٹ لاک ڈاؤن پالیسی کے تحت کووڈ وبا سے متعلق پابندیاں مخصوص مقامات پر ہدفی اعتبار سے نافذ کی جاتی ہیں، تاکہ وائرس کے پھیلاؤ کو روکا جاسکے۔ مزید برآں، لازمی نوعیت کے بازار اور دکانیں بشمول پرچون اور میڈیکل اسٹورز کھولنے کی اجازت ہوتی ہے۔

جدول 2.14: گاڑیوں کے شعبے کی پیداوار

	پیداواری یونٹ			نمو (فیصد میں)		
	م س19ء	م س20ء	م س21ء	م س19ء	م س20ء	م س21ء
تمام کاریں	103,883	57,151	58,374	7.9	-45	2.1
کاریں 800 سی سی سے کم	22,298	24,707	12,734	-5.1	10.8	-48.5
کاریں 800 سے 1000 سی سی کے درمیان	29,108	13,470	12,037	13.5	-53.7	-10.6
کاریں 1000 سی سی سے زائد	52,477	18,974	33,603	11.3	-63.8	77.1
ایس یو وی گاڑیاں	3,926	2,094	4,107	-44.2	-46.7	96.1
چھوٹی کمرشل گاڑیاں	22,198	11,525	12,465	-15.9	-48.1	8.2
ٹرک	3,751	1,747	1,557	-16.9	-53.4	-10.9
بسیں	515	326	281	25.9	-36.7	-13.8
ٹریکٹر	25,969	16,671	23,237	-20.4	-35.8	39.4
تمام کاریں	1,766,423	1,370,417	1,902,415	-8.4	-22.4	38.8

ماخذ: پاکستان آٹوموٹو مینوفیکچررز ایسوسی ایشن

موقع پر نقل و حرکت اچانک ماند پڑ گئی۔[42] تاہم یہ امر تادیر باقی نہ رہا کیونکہ عید کی چھٹیوں کے بعد پابندیوں میں نرمی سے سرگرمیاں بحال ہو گئیں۔ م س 21ء کے آخر تک پرچون کی دکانوں اور دواخانوں، خردہ فروشوں اور تفریحی سرگرمیوں، جائے کار اور نقل و حرکت کے عوامی مقامات پر آمد و رفت میں بالترتیب 48 فیصد، 23 فیصد، 11 فیصد اور 27 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ جون 2020ء میں اساسی عرصے (قبل از کووڈ) کی نسبت 14 فیصد، 26 فیصد، 24 فیصد اور 25 فیصد کمی آئی تھی۔

مالیات اور بیمہ

مالیات اور بیمہ کاری میں خام اضافۂ قدر کمرشل بینکوں—اس زمرے کا حصہ سب سے زیادہ ہے - کے توسط سے ہوا، جس کی وجہ سے م س 21ء میں اس ذیلی شعبے کی نمو 7.8 فیصد تک جا پہنچی، جو گذشتہ برس 1.1 فیصد تھی (**جدول 2.16**)۔ ڈپازٹ کے بہاؤ میں صحت مند نمو اور قرضوں میں اضافے نے بینکاری شعبے کی نمو میں سہولت دی۔

م س21ء میں بالخصوص ڈپازٹس اور خالص قرضوں میں بالترتیب 17.5 فیصد اور 9.2 فیصد اضافہ ہوا۔ بینک ڈپازٹس میں اضافہ متعدد عوامل کی مرہونِ منت ہو سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ لوگوں نے، کووڈ وبا کی متعدد لہروں اور ایسی کاروباری سرگرمیوں کی بندش، جو اشد ضروری نہ ہوں، کے بعد آمدنی کے غیر یقینی بہاؤ کے تدارک کی غرض سے اپنی بچتیں استعمال کرنے سے احتراز برتا ہو۔ کارکنوں کی صحت مند ترسیلاتِ زر نے بھی بینک ڈپازٹس کو بڑھا دیا۔ آخراً، وبا کے نتیجے میں اسٹیٹ بینک کی جانب سے کاروباری اداروں کو سیالی اعانت کی فراہمی سے بھی ہو سکتا ہے کہ بینک ڈپازٹس بڑھے ہوں۔[43] معاشی سرگرمی میں اضافے کے ہمراہ پست شرح ہائے سود قرضوں میں اضافے کے بڑے عوامل ہیں۔

شکل 2.24: جنوبی ایشیا کی بہ نسبت پاکستان میں گوگل موبلٹی کی تبدیلیاں (7 روزہ حرکت پذیر اوسط)

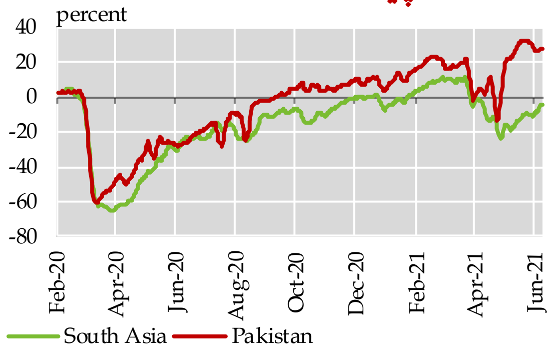

Source: Covid-19 Community Mobility Report

[42] وزارت داخلہ کا خط بتاریخ 27 اپریل، 2021ء بعنوان "مباحث کے نکات پر فیصلے—نیشنل کمانڈ اینڈ آپریشنز سینٹر"۔

[43] باب 3.1: بینکاری شعبہ، مالی استحکام کا جائزہ 2020ء، بینک دولت پاکستان۔
(www.sbp.org.pk/FSR/2020/Chp-3.1.pdf)

جدول2.15:شعبہ خدمات

فیصد

	جی ڈی پی میں حصہ	جی ڈی پی میں حصہ	نمو	
	م س21ء		م س20ءن	م س21ءع
تھوک اور خردہ تجارت	18.8	1.5	-3.9	8.4
ٹرانسپورٹ،ذخیرہ کاری اور مواصلات	12.2	-0.1	-3.8	-0.6
مالیات اور بیمہ	3.7	0.3	1.1	7.8
مکاناتی خدمات	7	0.3	4	4
عمومی حکومتی خدمات	8.2	0.2	1	2.2
دیگر نجی خدمات	11.8	0.5	4.6	4.6
خدمات	**61.6**	**2.7**	**-0.6**	**4.4**

ن: نظر ثانی شدہ، ع: عبوری

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مزید برآں، م س 21ء میں کمرشل بینکوں کے بعداز ٹیکس نفع میں 12.8 فیصد اضافہ ہوا۔ مارچ تا جون 2020ء کے دوران پالیسی ریٹ میں کٹوتی ڈپازٹس پر فنڈنگ کی لاگت کم کرنے پر منتج ہوئی، جس کی وجہ بچتوں کی فی الفور نوقیمت بندی ہے۔[44] دوسری جانب حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کا حجم بڑھنے کے ساتھ ساتھ قرضوں کی نوقیمت بندی میں تاخیر کے باعث بینکوں کی سودی آمدنی میں اضافہ ہوا۔[45،46]

بیمہ کاری، نوبیمہ کاری اور پنشن فنڈز کی کارکردگی بھی نمایاں رہی کیونکہ م س 21ء کے دوران اس میں 45.3 فیصد اضافہ ہوا، جبکہ گذشتہ برس 21 فیصد کی کمی آئی تھی۔ م س20ء میں انشورنس کمپنیوں کی کاروباری سرگرمیاں کووڈ وبا سے متعلق پابندیوں کی وجہ سے رک گئی تھیں، کیونکہ محدود خردہ سرگرمیوں کے باعث بیمے کی تقسیم کے ذرائع کی موکلات تک رسائی نہیں ہوپارہی تھی۔ تاہم مکمل لاک ڈاؤن ختم ہونے اور معاشی سرگرمیوں کی بحالی سے بیمہ کاری کی صنعت بھی بحال ہوگئی۔[47]

جدول2.16:خام قدر اضافی مالیات اور بیمے کی شعبہ

فیصد میں

	م س21ء میں حصہ	نمو	
		م س20ءن	م س21ءع
دیگر زری وساطت	85.7	2.2	4.8
جدولی بینک	79.3	1.4	3.1
غیر جدولی بینک	6.4	16.7	31.6
بیمہ۔نوبیمہ کاری اور پنشن فنڈز	4.8	-21	45.3
مالی خدمات سے منسلک سرگرمیاں	7.0	-4.2	49.3
مرکزی بینکاری	1.7	18	-16.7
دیگر مالی خدمات	0.8	1.3	-14.4
مالیات اور بیمہ کاری	**100**	**1.1**	**7.8**

ع: عبوری، ن: نظر ثانی شدہ

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

اسی طرح م س21ء میں مالی خدمات کے ذیلی سے منسلک سرگرمیوں میں 49.9 نمو درج ہوئی، جبکہ گذشتہ برس 4.2 فیصد کی آئی تھی۔اس زمرے میں نان ڈپازٹری مالی اداروں کی جی وی اے جیسے بروکریج ہاؤسز اور ایسٹ مینجمنٹ کمپنیاں رپورٹ کرتی ہیں۔اس زمرے کی بحالی کو پاکستان اسٹاک ایکس چینج (پی ایس ایکس) کی مضبوط بحالی سے منسلک کیا جاسکتا ہے، جس نے ایکویٹی فنڈز کی مالیت بڑھانے میں کردار ادا کیا (**شکل 2.26**)۔

دوسری جانب م س 21ء میں مرکزی بینک کی جی وی اے 16.7 فیصد سکڑ گئی، جس کا بنیادی سبب اسٹیٹ بینک کے نفع میں بہ سرعت کمی ہے۔ نفع میں کمی سے پست سودی شرحوں کے اثرات اور اسٹیٹ بینک سے حکومتی قرضے کے اسٹاک میں کمی کی عکاسی ہوتی ہے (**باب 3**)۔

ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات

م س 21ء میں ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات سے موصولہ اضافۂ قدر مسلسل سکڑتی رہی، جس کی وجہ مواصلات، فضائی نقل و حمل اور ریلویز کے ذیلی زمروں کی پست کارکردگی ہے۔ تاہم سڑکوں کی ٹرانسپورٹ – اس

[44] بی پی آر ڈی کا سرکلر نمبر 7 برائے 2013ء پالیسی ریٹ میں تبدیلی کے نتیجے میں، سیونگ ڈپازٹس کی نوخرح کاری کا اطلاق آئندہ ماہ کی یکم تاریخ سے ہوگا۔ (www.sbp.org.pk/bprd/2013/C7.htm)

[45] بینک اور قرض گیر کے درمیان قرضوں کے معاہدے میں طے شدہ تعدّد کے تحت قرضوں کی شرحوں میں ردوبدل کیا جاتا ہے۔

[46] سیکشن الف: بینکاری شعبے کی کارکردگی اور خطرے کا جائزہ۔ مالی استحکام کا جائزہ—2020ء، اسٹیٹ بینک (www.sbp.org.pk/FSR/2020/Chp-3.1.pdf)

[47] باب 5.3: بیمہ اور تکافل کمپنیاں، مالی استحکام کا جائزہ 2020ء، اسٹیٹ بینک۔ (www.sbp.org.pk/FSR/2020/Chp-5.3.pdf)

شکل 2.25: پاکستان میں گوگل موبلٹی کی تبدیلیاں (7 روزہ حرکت پذیر اوسط)

percent change, compared to baseline*

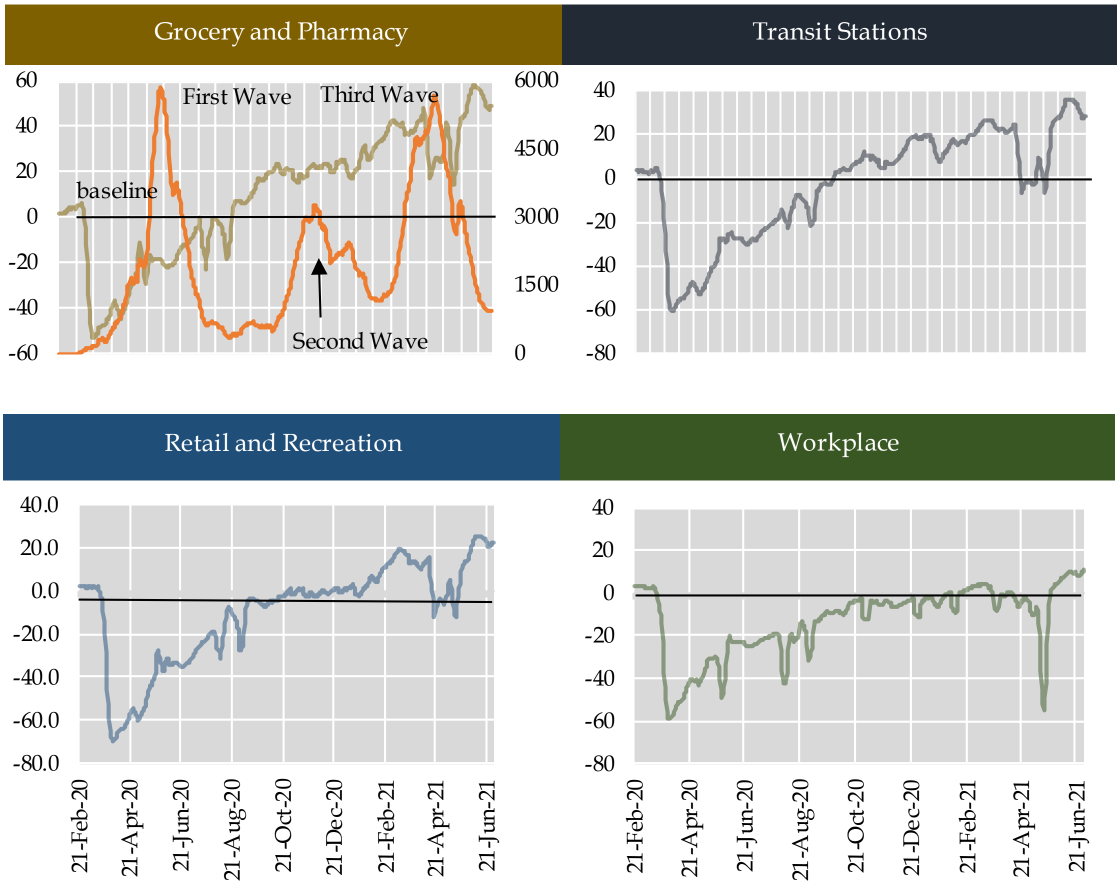

*The baseline (pre-Covid) is the median value for the 5- week period (Jan 3–Feb 6, 2020). the negative value represent acitvity is down while positive value represent activity is up from the baseline.

Source: Covid-19 Community Mobility Report and WHO

زمرے میں سب سے بڑے حصے کی حامل- میں اضافہ ُقدر بڑھنے سے اس میں سکڑاؤ کی سطح کم کرنے میں مدد ملی (جدول 2.17)۔

جدول 2.17: ٹرانسپورٹ، ذخیرہ کاری اور مواصلات میں حصہ بلحاظ زمرہ

	م س 20ء	م س 21ء
روڈ ٹرانسپورٹ	68.1	74.2
فضائی ٹرانسپورٹ	19.9	15.8
ریلویز	5.4	4.0
آبی ٹرانسپورٹ	3.5	2.8
مواصلات	2.5	2.8
ذخیرہ کاری	0.5	0.3
پائپ لائن ٹرانسپورٹ	0.1	0.2

ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 21-2020ء

کووڈ سے متعلق پابندیوں میں نرمی اور معاشی بحالی نے واضح طور پر سڑکوں کی ٹرانسپورٹ کو فائدہ پہنچایا، جس میں ایک سے دوسرے شہر اور ایک سے دوسرے صوبے میں سفر کا بڑھنا اور سیاحتی خدمات شامل ہیں (شکل 2.27)۔ یہ امر اہم ہے کہ منقولی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ مختلف ممالک کی سرحدوں میں داخلے پر پابندی کی وجہ سے جو لوگ بیرون ملک سفر کیا کرتے تھے انہوں نے سیاحت کے لیے ملکی مقامات کا رخ کیا۔[48] سڑکوں کی ٹرانسپورٹ سرگرمیوں میں اضافے کا مشاہدہ پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں اضافے

[48] ملکی سیاحت میں اضافے کا فائدہ اٹھانے اور اسے مزید فروغ دینے کے لیے پی آئی اے نے اسکردو اور گلگت بلتستان کے لیے پاکستان کے مختلف حصوں جیسے فیصل آباد، لاہور اور کراچی سے براہ راست پروازیں شروع کردیں۔

شکل 2.26: پاکستان اسٹاک ایکس چینج (پی ایس ایکس) — کے ایس سی 100 انڈیکس کی کارکردگی

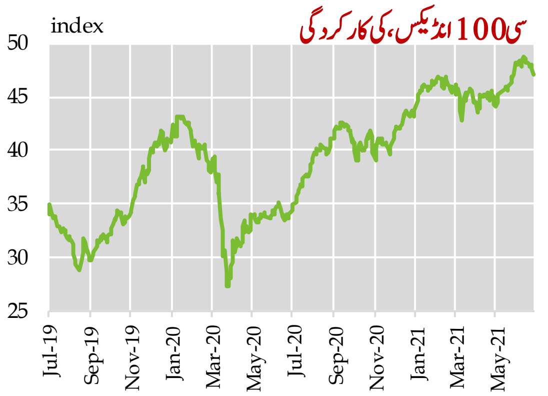

Source: Pakistan Stock Exchange

سے کیا جاسکتا ہے (**شکل 2.28**)۔ اس کے ساتھ ساتھ پاکستان کی مختلف بندرگاہوں پر کارگو ہینڈلنگ سرگرمیاں بھی بڑھ گئیں۔ مثال کے طور پر گذشتہ برس کے مقابلے میں م س 21ء کے دوران مجموعی کارگو ہینڈلنگ (برآمدات اور درآمدات) 13.0 فیصد اضافہ ہوا۔

دوسری جانب فضائی سفر پر کووڈ سے متعلق پابندیاں ہوابازی کی صنعت کو بدستور متاثر کرتی رہی۔ بالخصوص، م س 21ء پی آئی اے کے لیے زیادہ مشکل ثابت ہوا، کیونکہ اس کی کارکردگی کے اظہاریے ایک کمزور تصویر پیش کرتے ہیں (**جدول 2.18**)۔ متعدد عوامل نے قومی فضائی ادارے کی کارکردگی کی ابتری میں اپنا کردار ادا کیا۔ اوّل، کووڈ وبا پھیلنے کے باعث پوری دنیا کی ہوابازی کی صنعت کے لیے کام کاج کا ماحول مشکل ہو گیا، اور پی آئی اے کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے۔ بین الاقوامی سفر کی طلب میں کمی کی وجہ سے پی آئی اے کے آمدنی کے کلیدی روٹس جیسے مشرقِ وسطیٰ، برطانیہ اور ملائیشیا متاثر ہوئے۔[49]

دوم، سعودی عرب کی جانب سے دوسرے ملکوں کے افراد پر حج کی ادائیگی کی پابندی نے بھی پی آئی اے کی آمدنی کو متاثر کیا، کیونکہ پی آئی اے سب سے زیادہ پاکستانی عازمین کی میزبانی کرتا ہے۔ مزید برآں، جولائی 2020ء میں یورپی یونین ایوی ایشن سیفٹی ایجنسی نے حفاظتی نقطۂ نظر سے خطے میں پی آئی اے کی فضائی سرگرمیاں معطل کردی تھیں، اس کی وجہ سے بھی ادارے کی کارکردگی

شکل 2.27: ٹرانسپورٹ، ذخیرہ اور مواصلات — 3 بڑے زمروں کی جی وی اے

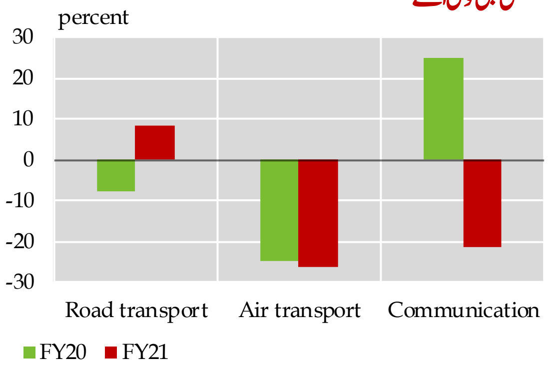

Source: Pakistan Economic Survey 2020-21

کے اظہاریے مائل بہ زوال ہوئے۔[50] آخراً، جیٹ اینڈھن کی بڑھتی ہوئی قیمتوں نے قومی ایئر لائن کی نفع آوری مزید کم کردی کیونکہ اینڈھن ایئر لائنز کے بڑے خرچوں میں شامل ہے (**شکل 2.29**)۔

اسی طرح پاکستان ریلویز کے لیے 70 فیصد استعداد پر کام کرنے کی پابندی کے ہمراہ خطرات سے بچنے کے طرزِ عمل اور کووڈ وبا کے دوران سفر کے حوالے سے تشویش کے باعث ریل کے مسافروں کی تعداد گھٹ گئی، جس کے نتیجے میں ریلویز کی خالص آمدنی کم ہوگئی (**جدول 2.19**)۔

جدول 2.18: پی آئی اے کی کارکردگی کے اظہاریے

اظہاریے	یونٹس	2018ء	2019ء	2020ء
پی آئی اے کا بیڑا	طیاروں کی تعداد	32	32	30
دستیاب نشستیں	ملین کلومیٹر میں	18,081	18,372	8,902
مسافروں کی تعداد کا عامل	فیصدی	77.3	81.3	74.5
فضائی مسافت	ہزار کلومیٹر	70,089	70,515	38,114
پرواز کی آمدنی گھنٹوں میں	گھنٹے	110,050	110,640	58,519
فی مسافر آمدنی	ہزاروں میں	5,203	5,290	2,541
مسافروں سے ہونے والی آمدنی	ملین کلومیٹر میں	13,975	14,938	6,629
آمدنی کے حجم کا عامل	فیصدی	58.4	58.6	51.3
آپریٹنگ آمدنی	ملین روپے	100,051	146,097	94,683
آپریٹنگ اخراجات	ملین روپے	170,447	160,037	102,912

ماخذ: پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائن اور پاکستان اقتصادی سروے 21-2020ء

[49] پی آئی اے کی پہلی سہ ماہی رپورٹ 2021ء

[50] یورپی یونین ایوی ایشن سیفٹی ایجنسی (ای اے ایس اے)، خط بحوالہ۔ ارایس، 30/06/2020 - 3421274(2020) عنوان ''تھرڈ کنٹری آپریٹر اتھورائزیشن نمبر ای اے ایس اے۔ ٹی سی او۔ پاک-0001.01''۔

شکل 2.28: شعبہ ٹرانسپورٹ میں پیٹرولیم مصنوعات کی فروخت میں اضافہ*

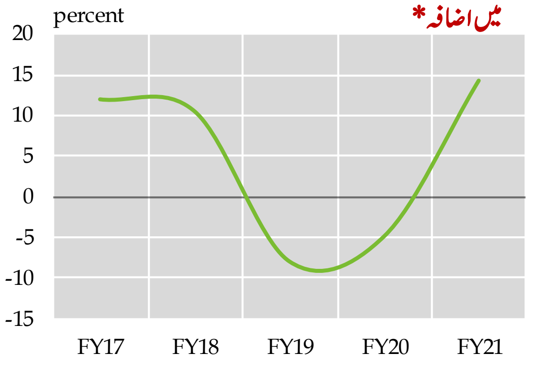

*MS and HSD
Source: Oil Companies Advisory Council

م س 21ء میں ٹیلی کام اظہاریوں میں بہتری کے باوجود مواصلات کے ذیلی شعبے میں گراوٹ آئی۔ بحیثیتِ مجموعی، ملک میں موبائل فون کے استعمال اور براڈ بینڈ سبسکرپشن میں خاطر خواہ اضافے کے باوجود م س 21ء میں ٹیلی کام صنعت کی آمدنی 4.1 فیصد کم ہو کر 541.4 ارب روپے رہ گئی۔[51، 52] پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی (پی ٹی اے) کی 2020ء کی سالانہ رپورٹ کے مطابق ٹیلی کام آپریٹرز نے عوام کو سہولت دینے کے لیے اپنے نرخوں میں کمی کر دی، جس کا نتیجہ پست آمدنی کی صورت میں برآمد ہوا۔[53] مزید برآں، یہ رپورٹ ہوا کہ بلند مالیت کے انٹرپرائز استعمال کنندگان جیسے اسکول، جامعات، ہوٹل، ریستوران اور دفاتر نے کووڈ وبا کی وجہ سے سیالیت کے چیلنج کے پیش نظر خدمات کی عارضی معطلی، ریبیٹ، ڈسکاؤنٹ یا بہ مشاہرہ تعطیلات کی درخواست کی۔[54]

دیگر نجی خدمات

م س 21ء کے دوران دیگر نجی خدمات کے ذیلی شعبے میں 4.6 فیصد نمو ہوئی۔ یہ شعبہ متنوع معاشی سرگرمیوں جیسے کمپیوٹر سے متعلق سرگرمیوں، پیشہ ورانہ، سائنسی اور تکنیکی سرگرمیوں، تعلیم، صحت، تفریحی، ثقافتی اور کھیلوں کی سرگرمیوں پر مشتمل ہے۔ یہ ذیلی شعبہ پیشہ ورانہ، سائنسی اور تکنیکی

شکل 2.29: جیٹ ایندھن کی قیمتیں

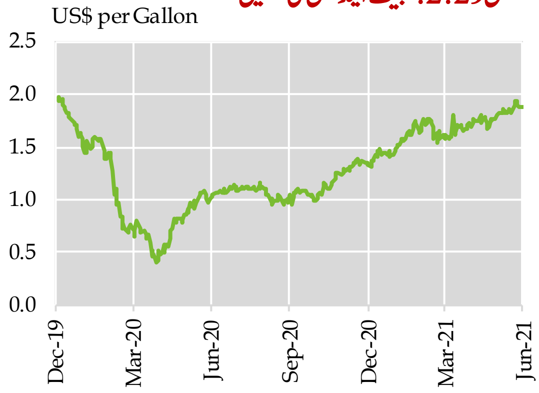

Source: Federal Reserve Economic Data

سرگرمیوں پر مشتمل ہے، جس کا اس زمرے میں حصہ م س 21ء میں 5.6 فیصد بڑھ کر تقریباً 61.0 فیصد تک جا پہنچا۔ دوسری جانب تفریحی، ثقافتی اور کھیلوں کی سرگرمیاں 21.0 فیصد کم ہوگئی، جس کی وجہ تفریحی مقامات، ہوٹلوں، شادی ہالوں، ضیافت گاہوں کی بندش اور کھیلوں کی سرگرمیوں کی معطلی ہے۔[55]

م س 21ء میں کمپیوٹر کے کام کاج کے حوالے سے اطلاع اور مواصلاتی برآمدات (آئی سی ٹی) سے متعلق خدمات 47.4 فیصد سال بسال نمو کے ساتھ بڑھ کر 2.1 ارب ڈالر تک جا پہنچیں (**شکل 2.30**)۔ کووڈ وبا کے پیشِ نظر وسیع تر آئی ٹی خدمات کی طلب سے ملک کی آئی ٹی فرمیں بدستور فائدہ اٹھاتی رہیں۔ حکومت کی ڈیجیٹل پاکستان پالیسی کے تحت انہیں مزید مراعات حاصل ہوئیں، جن میں 2025ء تک اطلاعی ٹیکنالوجی اور اطلاعی ٹیکنالوجی سے لیس خدمات (ITeS) کی برآمدات پر ٹیکس استثنا، پاکستان سافٹ ویئر ایکسپورٹ بورڈ (پی ایس ای بی) سے رجسٹرڈ آئی ٹی اسٹارٹ اپس کو تین برس تک ٹیکس کی مکمل چھوٹ، بیرون ملک آئی ٹی اور ITeS کمپنیوں کی صد فیصد ملکیت، غیر ملکی آئی ٹی اور ITeS سرمایہ کاروں کو اپنا نفع 100 فیصد واپس لے جانے کی اجازت، 2024ء تک منصوبہ جاتی سرمایہ کاری فنڈز پر ٹیکس استثنا

---

[51] آخر جون 2021ء تک سیلولر فون استعمال کرنے والوں کی تعداد اور براڈ بینڈ صارفین کی تعداد بالترتیب 84.1 فیصد اور 46.9 فیصد کی تاریخی سطح تک بلند ہو گئی۔
[52] پاکستان اقتصادی سروے 21-2020ء۔
[53] پاکستان میں ایک بڑے نارویجین ٹیلی کام آپریٹر نے فی استعمال کنندہ اوسط محاصل (اے آر پی یو) میں کمی کا مشاہدہ کیا، جو 2019ء میں 192 روپے سے کم ہو کر 2020ء میں 175 روپے رہ گئے۔
[54] این ویلیگورا، کے کے چن، ایف، وین اینگن، اور جی کفرے (2020ء)۔ ٹیلی مواصلات کی عالمی صنعت پر کووڈ 19 کے اثرات۔ واشنگٹن ڈی سی: آئی ایف سی
[55] پاکستان اقتصادی سروے 21-2020ء

جدول 2.19: پاکستان ریلویز کی کارکردگی
(جولائی تا فروری)

ملین میں	م س20ء	م س21ء	فیصدی تبدیلی
مسافروں کی تعداد	39.4	18.1	-54
باربرداری ٹنوں میں	5.3	5.25	-0.9
ٹنوں باربرداری کلومیٹر میں	5,266.0	5,229.4	-0.7
مجموعی آمدنی	36,916.8	30,966.1	-16.1

ماخذ: پاکستان اقتصادی سروے 21-2020ء

شامل ہیں۔[56]

2.5 لیبر مارکیٹ

مجموعی طور پر م س 21ء میں لیبر مارکیٹ سے متعلق دستیاب اظہاریوں میں وسیع البنیاد بہتری کی عکاسی ہوتی ہے۔ پنجاب اور سندھ میں صنعتی ملازمت کے مشترکہ اشاریے بحالی سے عبارت ہیں، گوکہ یہ اب بھی قبل از کووڈ وبا کی سطح سے کم ہیں۔[57]

شکل 2.30: پاکستان سے آئی سی ٹی خدمات کی برآمدات

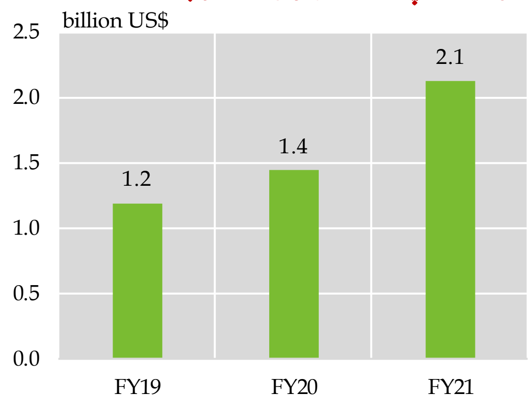

Source: State Bank of Pakistan

سندھ اور پنجاب میں بڑے پیمانے کی اشیاسازی کے شعبے کے ملازمتی اعداد و شمار نے بھی مثبت حرکت پذیری کی نشاندہی کی۔ م س 21ء میں دونوں صوبوں کی مجموعی ملازمتیں 2.4 فیصد بڑھیں۔[58] ملازمت کے حوالے سے صنعت کی مجموعی صورتِ حال میں بہتری لاک ڈاؤن میں نرمی اور پالیسی سہارے کے بعد معاشی سرگرمیاں بحال ہونے کی مرہونِ منت ہے۔

مالی محاذ پر حکومت نے مزدوروں کی زیادہ کھپت والی صنعتوں، جیسے تعمیرات اور منسلکہ اشیاسازی کے شعبوں کو مراعات دیں۔ ان شعبوں میں سرگرمیاں

شکل 2.31: پنجاب اور سندھ کی مشترکہ صنعتی ملازمت اور بڑے پیمانے کی اشیاسازی کا اشاریہ (2 ماہ حرکت پذیر اوسط)

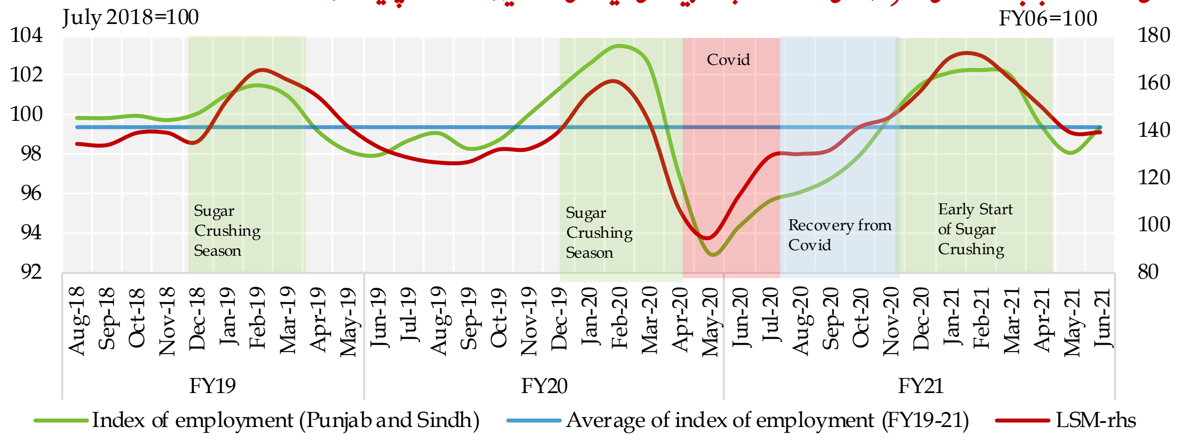

Source: Bureau of Statistics-Punjab, Bureau of Statisticcs-Sindh and Pakistan Bureau of Statistics

[56] وزارت انفارمیشن ٹیکنالوجی اور ٹیلی کمیونیکیشن
(www.moitt.gov.pk/NewsDetail/ZGNkZjdhYjAtMmMyZi00NDRiLWFhOTItYjhiMjIzZDZlOGFm)

[57] صنعتی پیداوار اور ملازمت کے ہر ماہانہ سروے (MIPE) میں کچھ ایسی فرمیں بھی ہوتی ہیں جن کا ڈیٹا رپورٹ نہیں ہوتا، ان کے ماضی کے رجحان کو دیکھتے ہوئے اعداد و شمار کا تخمینہ لگایا جاتا ہے۔ م س 20ء میں لاک ڈاؤن اور گھر سے کام کے انتظام کے باعث ایسی فرموں کی تعداد بڑھ سکتی ہے۔

[58] صوبہ سندھ میں نمو، علاوہ از فولاد سازی کی صنعت، پائی جاتی ہے، کیونکہ پاکستان اسٹیل ملز کی نجکاری کے حکومتی فیصلے کے باعث اس میں تغیر آتا ہے۔

شکل 2.32: سندھ اور پنجاب میں ملازمتی نمو

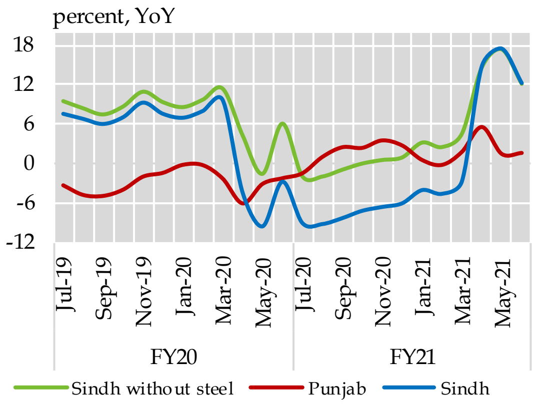

Source: Bureau of Statistics-Punjab and Bureau of Statistics-Sindh

بڑھنے سے بھی سیمنٹ کے شعبے کو جِلا ملی۔ خاص طور پر م س21ء میں سندھ اور پنجاب میں سیمنٹ کی پیداوار 37.3 فیصد بڑھی، جو م س20ء میں 2.1 فیصد کم ہوئی تھی۔ ہوسکتا ہے کہ اس کی مدد سے سیمنٹ کے شعبے میں ملازمتیں بھی پیدا ہوئی ہوں، جو م س21ء میں 2.7 فیصد بڑھیں، حالانکہ گذشتہ ان میں 5.4 فیصد تخفیف ہوئی تھی۔

اسٹیٹ بینک نے کووڈ وبا کے باعث پیدا ہونے والے معاشی انتشار کو کم کرنے میں بھی اپنا کلیدی کردار ادا کیا۔ علی الخصوص، اسٹیٹ بینک نے لیبر مارکیٹ کے لیے عارضی 'نوماکاری اسکیم برائے اجرت و تحفظِ روزگار' (روزگار اسکیم) پر عملدرآمد کیا، تاکہ کاروباری اداروں کو ملازمین کی تنخواہیں ادا کرنے میں مدد مل سکے۔ اس اسکیم کی وجہ سے تقریباً 1.7 ملین ملازمین کے چولہے ٹھنڈے ہونے سے محفوظ رہے۔

اسٹیٹ بینک کے اعتماد کاروبار سروے کے ذریعے ملازمتی رجحانات صارفی کا جائزہ لیا گیا اور اعتمادِ صارف سروے کے ذریعے مستقبل میں بے روزگاری کے اشاریوں سے بھی یہ ظاہر ہوتا ہے کہ م س21ء میں سارا سال لیبر مارکیٹ پیہم بہتر ہوتی رہی۔

ملازمت

کووڈ کے آغاز سے قبل ہی ملازمتوں کا موسمی رجحان واضح تھا، تاہم کووڈ کی پہلی لہر کے دوران مارچ 2020ء سے سخت لاک ڈاؤن نافذ ہونے کے بعد ملازمتوں کو اعداد و شمار میں معمول سے زیادہ گراوٹ آئی تھی۔ م س21ء کی پہلی سہ ماہی

شکل 2.33: سیمنٹ کی صنعت میں ملازمتی نمو

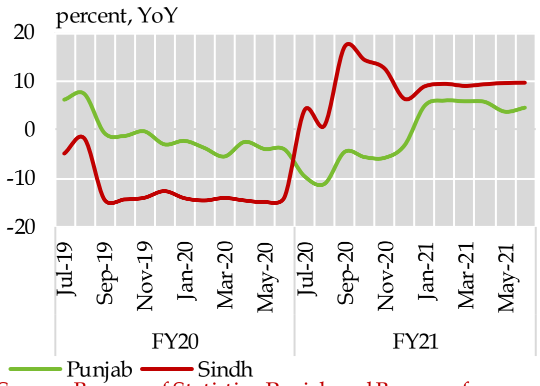

Source: Bureau of Statistics-Punjab and Bureau of Statistics-Sindh

شروع ہونے کے بعد سے حکومت نے کووڈ کی آنے والی مزید لہروں میں معیشت کے نقصان کو کم سے کم رکھنے کی غرض سے اسمارٹ لاک ڈاؤن کی راہ اپنائی اور صنعتی سرگرمیوں کی بحالی کی اجازت دیدی، جو لیبر مارکیٹ کی بحالی پر منتج ہوئی۔ اس کے نتیجے میں م س21ء میں صنعتی شعبے کے لیے مشترکہ (سندھ اور پنجاب) ملازمتی اشاریے سے لیبر مارکیٹ میں بحالی کی عکاسی ہوتی ہے (**شکل 2.31**)۔

پنجاب

م س21ء میں صوبائی سطح پر پنجاب میں ملازمتوں میں 1.7 فیصد نمو ہوئی جو گذشتہ برس 3.0 فیصد کم ہوئی تھیں (**شکل 2.32**)۔ یہ نمو بنیادی طور پر ٹیکسٹائلز کے بعد غذا، مشروبات اور تمباکو کے زمروں میں ہوئی تھی (**جدول 2.20**)۔ یہ دو زمرے مشترکہ طور پر موجودہ صنعتی ملازمتوں کا تقریباً 80 فیصد بنتے ہیں۔

غذا کے زمرے میں گندم کی پسائی اور چینی کی پیداوار سب سے اوپر رہی۔ گنے کی بہتر فصل کی وجہ سے چینی کی پیداوار بلند رہی، جس سے اس شعبے میں ملازمتیں بڑھنے کی وضاحت ہوسکتی ہے۔ م س21ء میں گندم کی پسائی کے حوالے سے پنجاب دفترِ شماریات کے رپورٹنگ یونٹس کی تعداد 692 سے بڑھ کر 738 ہوگئی، ممکن ہے کہ اس نے ملازمین کی تعداد بڑھانے میں کردار ادا کیا ہو۔ م س21ء کے دوران شعبہ ٹیکسٹائل میں سوتی کپڑے کے زمرے میں 1.9 فیصد کی نمو ہوئی، جبکہ گذشتہ برس 3.8 فیصد کمی ہوئی تھی۔

شکل 2.34 الف: صنعتی شعبے کے لیے بی سی ایس ملازمتی اشاریہ

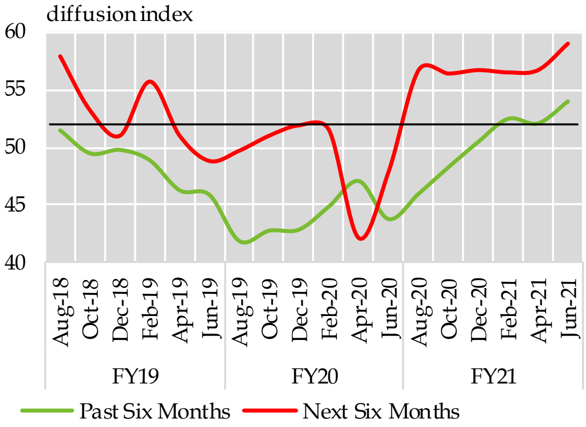

Source: State Bank of Pakistan

شکل 2.34 ب: خدمات کے شعبے کے لیے بی سی ایس ملازمتی اشاریہ

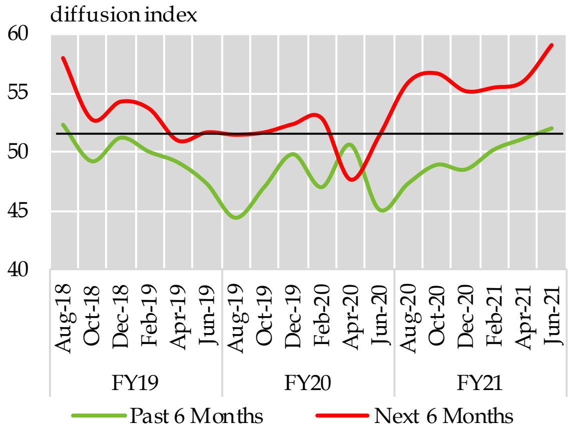

م س 21ء میں انجینئرنگ مصنوعات کے زمرے میں موٹر سائیکل سازی کے شعبے ملازمتیں 12.2 فیصد بڑھیں۔ زرعی آمدنی میں اضافے کے ہمراہ کارکنوں کی ترسیلاتِ زر کے باعث موٹر سائیکلوں کی طلب بڑھ گئی، جس نے اس ذیلی زمرے کی ملازمتوں میں اضافہ کیا۔

م س 21ء میں پنجاب کی سیمنٹ صنعت میں ملازمتیں 1.1 فیصد کم ہوئیں۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سیمنٹ کی ترسیل میں ابتدائی نمو کی بنیادی وجہ برآمدات ہیں، جس کا بیشتر حصہ جنوبی خطے نے پورا کیا۔ یہ امر م س 21ء کی پہلی سہ ماہی کے دوران سندھ کی سیمنٹ صنعت کی ملازمتوں میں خاطر خواہ اضافے کا عکاس ہے۔ سیمنٹ کی ملکی طلب کی بحالی کے ساتھ پنجاب میں سیمنٹ صنعت کے ملازمتوں کی نمو میں بھی بہتری آگئی (**شکل 2.33**)۔

سندھ

2.57 م س 21ء میں سندھ کی صنعتی لیبر مارکیٹ میں 4.1 فیصد نمو ہوئی، جو م س 20ء میں 7.8 فیصد تھی (**شکل 2.31**)۔ یہ امر اہم ہے کہ جولائی 2019ء میں سندھ دفترِ شماریات نے صنعتی پیداوار اور ملازمت پر ماہانہ سروے (ایم آئی پی ای) میں کچھ شعبوں، جیسے چائے، کاغذ اور بورڈ، کھادیں، سلائی مشینیں اور گاڑیاں، کے صنعتی یونٹس کی فہرست کی تازہ کاری کی۔ ہو سکتا ہے اس کے ذریعے بیکار یونٹس کو فعال یونٹس سے تبدیل کر دیا گیا ہو۔ مزید برآں، رپورٹنگ کے عمل کو مزید مستحکم بنایا گیا تاکہ فرموں کے ملازمتی اعداد و شمار اصل سے کم نہ دکھائے جائیں۔ جولائی 2019ء میں ان اقدامات کی وجہ سے

اِن پانچ شعبوں میں ملازمین کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ اس پس منظر میں اشیاسازی کے ان شعبوں میں ملازمین کی تعداد میں کمی کو اعداد و شمار میں یکبارگی ردوبدل سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔

م س 21ء میں سندھ میں ملازمتی نمو میں گاڑیوں، سیمنٹ اور ادویہ سازی کے شعبے پیش پیش رہے۔ بالخصوص، سال بھر میں گاڑیوں کی پیداوار بڑھنے کے سبب م س 21ء میں گاڑیوں کے شعبے میں ملازمتیں 7.7 فیصد بڑھیں۔ اس

جدول 2.20: شعبہ جاتی ملازمتی نمو

	رپورٹ ہونے والی فرموں کی تعداد	م س 20ء	م س 21ء
پنجاب			
نباتی گھی	50	18.4	2.2
گندم کی ملیں	738	3.6	18.1
چینی	44	-6.1	4.0
سگریٹ	3	15.8	2.8
سوتی ٹیکسٹائل	285	-3.8	1.9
گاڑیاں	1	0.0	0.3
سیمنٹ	12	-1.1	-1.0
سندھ			
چینی	26	-6.0	-3.1
ادویہ ساز	78	-35.4	43.6
کھاد	3	-	0.3
سیمنٹ	11	-12.3	9.3
فولادی مصنوعات	2	-31.3	-97.5
گاڑیاں	17	-	7.7

ماخذ: ادارۂ شماریات (پنجاب اور سندھ)

شکل 2.35: مستقبل میں بے روزگاری کا اشاریہ (آئندہ چھ ماہ) – اسٹیٹ بینک سی سی ایس اور پاکستان میں کووڈ کیسز

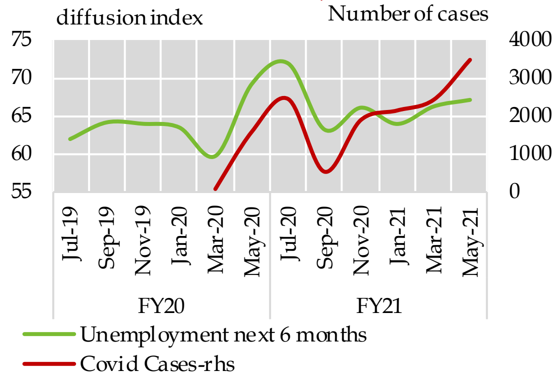

Source: State Bank of Pakistan

شعبے میں ملازمتوں کی نمو پنجاب کے تقابل میں سندھ میں زیادہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ گاڑیوں کی اسمبلی پلانٹس کا ارتکاز کراچی میں ہے۔ سندھ میں صنعتی پیداوار اور ملازمت پر ماہانہ سروے کے اعداد و شمار میں گاڑیوں کی 17 فرموں کی نشاندہی ہوئی، میں پنجاب میں صنعتی پیداوار اور ملازمت پر ماہانہ سروے کے اعداد و شمار میں صرف ایک اسمبلی یونٹ ظاہر ہوا۔ گاڑیوں کی طرح سیمنٹ کے شعبے میں بھی بلند پیداوار ہی ملازمتیں بڑھانے کا سبب بنی۔

م س 21ء کے دوران ادویہ سازی کے شعبے میں ملازمتیں 43.6 فیصد بڑھیں جو گذشتہ برس 35.4 فیصد کم ہوئی تھیں۔ یہ امر اہم ہے کہ م س 21ء کی چوتھی سہ ماہی میں نمو زیادہ نمایاں تھی، جس نے سندھ کی صنعتی لیبر مارکیٹ کی سال بسال ملازمتی نمو میں بنیادی کردار ادا کیا۔ ادویہ سازی کے شعبے میں ملازمتی نمو میں اضافے کی بڑی وجہ حالیہ وبا کے سبب طبّی رسد جیسے گولیاں، کیپسولز اور انجیکشن کی طلب بڑھنا ہے۔ مزید برآں، ویکسی نیشن کی مہم سے بھی ان مصنوعات کی طلب میں اضافہ ہو سکتا ہے۔[59]

اعتمادِ کاروبار سروے ملازمتی اشاریہ

م س 21ء میں اسٹیٹ بینک کے اعتمادِ کاروبار سروے میں صنعتی لیبر مارکیٹ میں ہونے والی بہتری کی عکاسی ہوتی ہے۔ م س 19ء سے اعتمادِ کاروبار سروے کے ملازمتی اشاریے (گذشتہ 6 ماہ) برائے صنعتی شعبے میں مسلسل کمی آرہی تھی۔ جون 2020ء میں کووڈ وبا پھیلنے کے باعث ڈفیوژن اشاریہ (ڈی آئی) میں بہ سرعت گراوٹ درج ہوئی۔[60] اس کے برعکس م س 21ء میں لیبر مارکیٹ سے متعلق تاثر میں بدستور بہتری آتی رہی۔ درحقیقت اگست 2018ء کے بعد سے فروری 2021ء میں ڈفیوژن اشاریہ پہلی مرتبہ 50 سے اوپر گیا، جس سے صنعتی لیبر ملازمتوں کے تاثر میں مضبوطی کی عکاسی ہوتی ہے (**شکل 2.34الف**)۔

اسی طرح م س 21ء میں خدمات کے شعبے کے لیے اعتمادِ کاروبار سروے کے ملازمتی اشاریے میں بھی ملازمتوں کی توقعات بڑھ گئیں (**شکل 2.35ب**)۔

شکل 2.36: پنجاب میں شعبہ وارانی ملازم اجرتی نمو

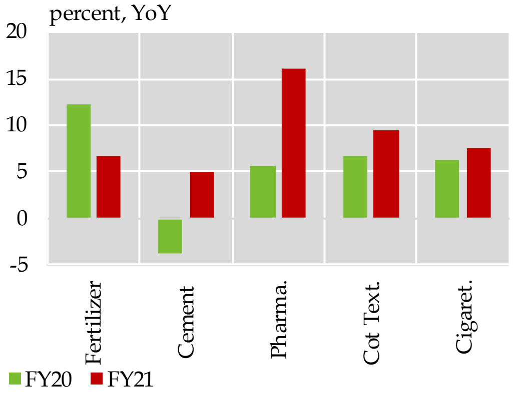

Source: Bureau of Statistics, Punjab

شکل 2.37: تعمیراتی شعبے میں اجرتی نمو

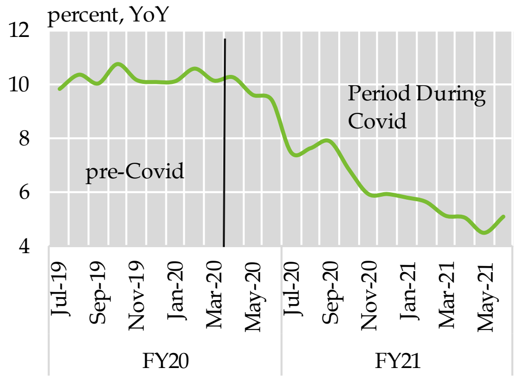

Source: Pakistan Bureau of Statistics

59 م س 21ء کے دوران سندھ میں انجیکشنوں کی پیداوار 23.2 فیصد بڑھی، جو گذشتہ برس 3.0 فیصد کم ہوئی تھی۔

60 ڈفیوژن اشاریے سے کسی سروے کے ایک مخصوص پہلو کے حوالے سے جواب دہندگان کا عمومی جھکاؤ ظاہر ہوتا ہے۔ ڈفیوژن اشاریے کی کم از کم ویلیو 0 سے شروع ہوتی ہے اور زیادہ سے زیادہ 100 کی رینج میں ہوتی ہے۔ اس میں 50 ویلیو غیر جانبداری، 0 بے اعتمادی اور 100 ویلیو انتہائی پُراعتمادی کی علامات ہیں۔

شکل 2.39: اپریل تا نومبر 2020ء میں بے روزگاری کے تدارک کی خاطر (ایس بی پی روزگار پروگرام) اجرتوں کے لیے نوما لکاری اسکیم

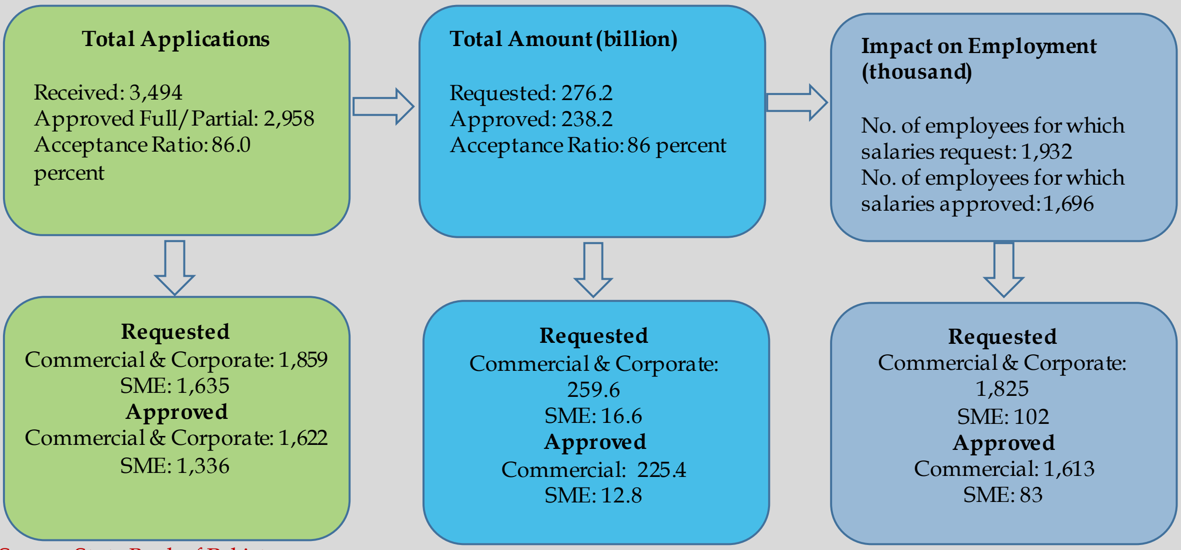

Source: State Bank of Pakistan

یہ امر واضح طور پر خدمات کے شعبے کی بحالی اور گوگل کے نقل و حرکت کے اعداد و شمار کے مثبت رجحانات کے عین مطابق تھا (**شکل 2.26**)۔

جون 2021ء کی حالیہ لہر میں ڈفیوژن اشاریہ گذشتہ چھ ماہ کے لیے 52 پوائنٹس پر برقرار رہا اور آئندہ چھ ماہ کے لیے 3 پوائنٹس کے اضافے سے 59 تک جا پہنچا، جس سے ملک میں ملازمتوں کے مستقبل کے حوالے سے کاروباری اداروں کی مثبت توقعات کی عکاسی ہوتی ہے۔ یہ امر ویکسی نیشن کے آغاز کے بعد غیر یقینی صورتِ حال میں کمی کے ہمراہ کووڈ وبا کی آئندہ لہروں کے دوران معاشی سرگرمیوں کے تسلسل کی وجہ سے وقوع پذیر ہو سکتا ہے۔

اعتمادِ کاروبار سروے میں منعکس ہونے والے رجحانات کو اسٹیٹ بینک کے اعتمادِ صارف سروے میں دیکھا جا سکتا ہے۔[61] اعتمادِ صارف سروے (اعتماد کاروبار کی طرح) کے حصے کے طور پر متوقع معاشی حالات اشاریے میں شرکا سے آئندہ چھ ماہ کے لیے بے روزگاری کی توقعات کے بارے میں پوچھا گیا۔ م س 21ء میں گھرانوں کی مستقبل کی بے روزگاری کے حوالے سے توقعات کووڈ کی جاری لہر سے منسلک ہیں، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ گھرانوں نے روزگار کے بارے میں اپنی توقعات وبا کے حالات سے وابستہ رکھیں (**شکل 2.35**)۔

اجرتیں

پنجاب میں صنعتی پیداوار میں روزگار کے ماہانہ سروے میں شعبہ جاتی اعداد و شمار رپورٹ شدہ شعبوں میں وسیع البنیاد نمو ظاہر کرتے ہیں (**شکل 2.36**)۔ اجرتوں میں نمو ادویہ سازی کے شعبے میں زیادہ نمایاں رہی۔ اس شعبے کی اجرتوں میں اضافے کا سبب کووڈ وبا ہے کیونکہ اس نے طبّی آلات و رسد طلب

شکل 2.38: پیشہ ورانہ خدمات میں آمدنی کی نمو

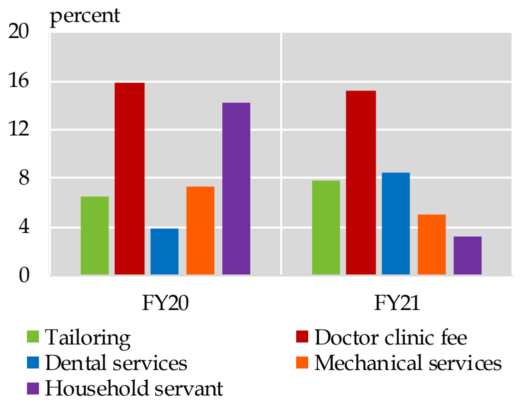

Source: Pakistan Bureau of Statistics

بڑھادی تھی۔ تعمیراتی سرگرمیوں میں اضافے نے بھی سیمنٹ کی صنعت کی اجرتوں پر مثبت اثرات مرتب کیے: اس صنعت کی اجرتوں میں امسال 4.7 فیصد نمو ہوئی، جو گذشتہ برس 5.7 فیصد سکڑ گئی تھیں۔

[61] یہ سروے اسٹیٹ بینک نے اور آئی بی اے، کراچی نے منعقد کیا۔ اس ٹیلی فونک سروے میں تقریباً 1670 گھرانوں نے شرکت کی۔

شکل 2.40الف: احساس ایمرجنسی کیش پروگرام سے صوبہ وار استفادہ کنندگان

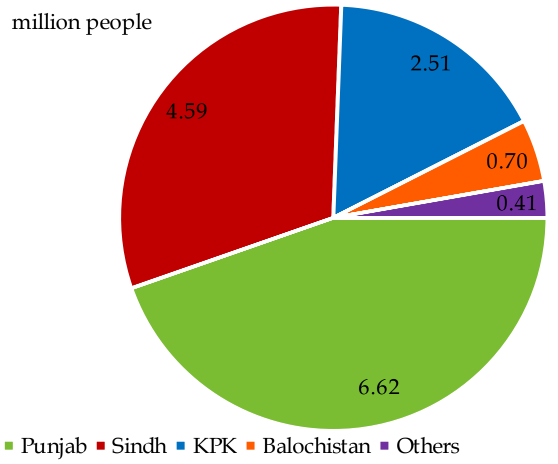

Source:Poverty Alleviation & Social Safety Division

شکل 2.40ب: صوبہ وار نقدی کی تقسیم

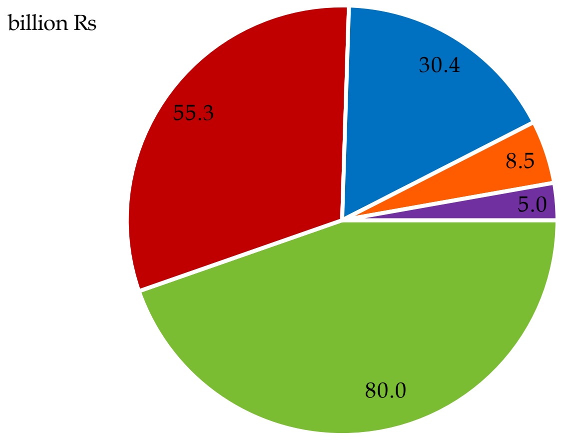

تعمیراتی صنعت میں اجرتوں کی شرح کے اشاریے کے اعداد و شمار صارف اشاریہ قیمت سے حاصل کیے گئے، جن میں م س 21ءدوران 6.1 فیصد اضافہ ہوا، یہ شرح م س 20ء کی 10.1 فیصد نمو سے کم ہے۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس ضمن میں نمو کووڈ وبا پھیلنے کے ساتھ مارچ 2020ء میں گھٹنا شروع ہوئی (**شکل 2.37**)۔ اجرتی نمو میں سُست روی کو کارکنوں کی ضرورت سے زیادہ تعداد- بالخصوص بے ہنر زمرے میں- سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔ کووڈ وبا کے گہرے اثرات بنیادی طور پر ان کارکنوں کے کام کی نوعیت کی وجہ سے پڑے۔[62] مزید برآں، بیورو آف امیگریشن اینڈ اوورسیز ایمپلائمنٹ کے مطابق 2020ء میں روزگار کے لیے بیرون ملک جانے والوں کی تعداد 61.0 فیصد کم ہو کر 94917 رہ گئی جو 2019ء میں 242828 تھی۔ اس کمی کے ساتھ ساتھ بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی کچھ تعداد بھی وطن واپس آئی، خصوصاً خلیجی ممالک سے، اور اس امر نے بھی ملک میں لیبر کی رسد بڑھانے میں اپنا کردار ادا کیا۔[63]

تعمیرات پر اجرتوں کے علاوہ صارف اشاریہ قیمت میں شعبہ خدمات کے کچھ پیشے بھی شامل ہیں (**شکل 2.38**)۔ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ برس کی نسبت م س 21ء میں گھریلو ملازمین کی آمدنی میں نمو سُست ہو گئی:

م س 21ء میں ان کی اجرتوں میں 3.1 فیصد اضافہ ہوا، جو م س 20ء میں 14.2 فیصد تھا۔ کووڈ وبا گھریلو صارفین کی اجرتوں میں کمی کی ممکنہ وجہ ہو سکتی ہے۔ منقولی شواہد سے معلوم ہوتا ہے کہ کووڈ وبا کی وجہ سے ملک میں گھریلو ملازمین کو آجروں کی جانب سے کوئی آمدنی نہ ہوئی یا معمول سے کم ہوئی۔ اس کے برعکس رپورٹ ہونے والے زمروں میں ڈاکٹروں اور دندان سازوں (صارف اشاریہ قیمت میں رپورٹ ہونے والے ڈاکٹر کلینک فیس اشاریہ کی بنیاد پر) کی آمدنی میں بلند ترین اور مستقل نمو ہوئی۔ اس کی وجہ کووڈ وبا کے باعث طبّی خدمات کی بلند طلب ہے۔

مالیاتی اور زری اعانت برائے روزگار

2020ء کے اوائل میں کووڈ وبا کا پھیلاؤ روکنے کے لیے احتیاطی اقدامات کے باعث پوری دنیا کی لیبر مارکیٹس بری طرح متاثر ہوئیں۔ پالیسی سازوں نے ملازمتوں پر منفی اثرات کا مقابلہ کرنے کے لیے تحفظِ روزگار کی عارضی اسکیموں سمیت متعدد اقدامات کا سہارا لیا۔ صرف ایشیا بحرالکاہل میں ہی 37 میں سے 26 ممالک نے اس بحران سے نمٹنے کے لیے نئی اسکیمیں متعارف کرائیں یا

[62] عوامی بہبود پر کووڈ وبا کے اثرات کا جائزہ لینے کے لیے پاکستان دفتر شماریات نے سروے کیا، جس کے مطابق تعمیرات سے متعلق کارکنوں کو سب سے زیادہ دھچکہ پہنچا، کیونکہ ان میں سے 80 فیصد اپنی ملازمتوں سے ہاتھ دھو بیٹھے یا انہیں آمدنی میں کمی کا سامنا کرنا پڑا؛ اس کے بعد اشیاسازی کے شعبے کے کارکنوں کا نمبر آتا ہے، جن کی 72 فیصد تعداد کو روزگار کے خاتمے یا آمدنی میں کمی درپیش رہی۔

[63] معیشت کی کیفیت پر اسٹیٹ بینک کی سالانہ رپورٹ برائے م س 20ء۔ باکس 6.1 کووڈ 19 اور بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کی جبری واپسی: حکومتی لائحہ عمل اور درپیش چیلنجز

تحفظِ روزگار کی جاری اسکیموں میں ردوبدل کیا۔[64] اسی طرح پاکستان میں — یومیہ اجرت پر کام کرنے والوں کے لیے نقد الاؤنس اسکیم کی مالیاتی اعانت کے علاوہ — اسٹیٹ بینک نے بے روزگاری کے تدارک کی غرض سے اجرتوں کے لیے نومالکاری اسکیم کا اعلان کیا تاکہ کاروباری اداروں کو اپنے کارکنوں کو ادائیگیاں کرنے میں آسانی ہو اور مشکل معاشی حالات میں روزگار کی سلامتی میں مدد دی جاسکے۔[65]

اسکیم کے تحت نومبر 2020ء تک اسٹیٹ بینک کو 3494 کاروباری اداروں سے درخواستیں موصول ہوئیں، جس میں 1.9 ملین ملازمین کا احاطہ کیا گیا۔ کمرشل درخواستوں کی تعداد 1859 تھی جبکہ بقیہ درخواستیں چھوٹے اور درمیانے اداروں (ایس ایم ایز) سے موصول ہوئیں۔ ان میں تقریباً 86 فیصد درخواستیں منظور کی گئیں، اس منظوری میں اوسطاً 25 ایام صرف ہوئے، جس سے کاروباری اداروں کو بروقت رقوم دستیاب ہوئیں۔ مزید برآں، 238.2 ارب روپے 2993 (مکمل/جزوی) کاروباری یونٹس کے لیے منظور کیے گئے، جن میں 1337 ایس ایم ایز شامل ہیں، اس کے توسط سے تقریباً 1.7 ملین ملازمین بے روزگاری سے محفوظ رہے (**شکل 2.39**)۔

2.69 مالیاتی محاذ پر حکومت نے احساس ایمرجنسی نقد اعانتی پروگرام کا آغاز کیا، جس کا مقصد کووڈ وبا سے متاثرہ یومیہ اجرت پر کام کرنے والوں کو معاونت فراہم کرنا تھا۔ اس پروگرام کے تحت حکومت نے 30 ستمبر 2020ء تک یکبارگی نقدی کی ہنگامی منتقلی کے حوالے سے 14.8 ملین استفادہ کنندگان میں تقریباً 180 ارب روپے تقسیم کیے۔ صوبہ وار اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ تر استفادہ کنندگان کا تعلق، آبادی کے پیشِ نظر، پنجاب سے تھا، اس کے بعد سندھ، خیبر پختونخوا اور بلوچستان کا نمبر آیا (**شکل 2.40 الف اور 2.40 ب**)۔ پاکستان میں مشترکہ خاندانی نظام کے سماجی ڈھانچے کی بدولت یکبارگی نقدی کی ہنگامی منتقلی کے پروگرام کے توسط سے 100 ملین افراد یا ملک میں وبا سے متاثرہ نصف آبادی کی مدد کا تخمینہ لگایا گیا۔[66]

[64] تحقیقی بریف 'کووڈ 19 اور ملازمتی تحفظ کی پالیسیاں: ایشیا پیسفک خطے کا ایک مقداری جائزہ' آئی ایل او، جولائی 2021ء۔ (www.ilo.org/wcmsp5/groups/public/---asia/---ro-bangkok/documents/briefingnote/wcms_810842.pdf)

[65] www.sbp.org.pk/COVID/Rozgar.html

[66] باب 15: سماجی تحفظ، پاکستان اقتصادی سروے 21-2020ء، وزارت خزانہ۔ (www.finance.gov.pk/survey/chapters_21/15-Social%20Protection.pdf)